تخلیقی زندگانی پر کِتابِ مُقدّس کا مُطالعہ

خُدا کے ساتھ وابستگی

دُعائے ربّانی پر ذہنی نظریات

مصنّفہ ، ڈائی ایناشک
مترجم ، پرکاش سموئیل

کِتاب کا مالک

____

خُدا سے وابستگی

دُعاوں کی دُعا

دُعائے ربانی پہ ذہنی نظریات

حِصہٗ اوّل، خُدا اور اُسکی مرضی پہ مرکزِ توجہ

۱۔ تمہید ۳
کامل آسمانی باپ کو تسلیم کرتے ہوئے ۵
۲۔ آسمان کیسا ہے ؟ ۱۲
۳۔ خُدا کو جاننا ۱۹
۴۔ خُدا کی عُمدہ اور مُکمل خواہش ۲۵

حِصہ دوُسرا ۔ ہماری ضروریات اور مُشکلات پہ مرکزِ توجہ

۵۔ مانگو، ڈھوُنڈو، کھٹکھٹاؤ ۳۳
۶۔ معافی کی آزادی ۳۹
۷۔ معاف کر دینے کی آزادی ۴۹
۸۔ آزمائش کا سامنا کرنا ۵۵
۹۔ برُی روُح کے مقابل حفاظت ۶۳
۱۰ ۔ بادشاہی قُدرت اور جلال ۷۰
نظرثانی، دُعاوں کی دُعا ۷۷
نمایاں شرح کے علامات کا ہدائیت نامہ ۷۸
کِتابوں کی فہرست ۸۰
مصُنف سے تعارف ۸۲
مُترجم سے تعارف ۸۲

دُعاوں کی دُعا

دُعائے ربانی پر ذہنی نظریات

حِصہ اوّل: خدا اور اُسکی مرضی پر مرکزِ توجہ

سبق ۱۔

دُعائے ربانی شاید بائبل میں سب سے مشہور عبادت ہے۔ دُنیا بھر میں ہر ہفتہ اسکی تلاوت لاکھوں بار ہوتی ہے۔ یہ "مختصر، فاضل، آسان اور پُر سکون الفاظ جو اب دُعائے رَبانی سے وابستہ ہو چکے ہیں خُدا سے ہمارا رشتہ اور ہماری زندگی کی تکمیل کی گہرائی پر سچائی ظاہر کرتے ہیں۔

جب اُس کے ایک شاگرد نے پُوچھا: "خُداوند، ہمیں دُعا کرنا سکھا" (لوقا ۱۱:۱) تو یسوع نے یہ دُعا بطور نمونہ دی۔ سب شاگرد یہودی تھے اور دُعا سے واقف۔ لیکن شائید اُنہوں نے دیکھا کہ یسوع کی اُسکے باپ سے گفتگو اور اُسکی قابلِ تعریف خدمت کے راز مختلف ہیں اور اسکی خدمت کے راز کیا ہیں۔ اُنہوں نے یہ دیکھا ہو گا کہ اُسکی اکثر اوقات دُعا کرنا درحقیقت اَن دیکھی دُنیا سے وابستہ ہے۔

ایک مصنف یوں کہتا ہے۔

"یہ بات صاف ہے کہ یسوع کا تعلق ہمیشہ کی زندگی سے ہے۔ جبکہ وُہ وقت کے ساتھ تھا اُسکے کُچھ سلسلے دُنیا سے لامحدود تھے۔ اُس کے کُچھ اثرات ایسے تھے جن کی وجہ سے لوگ دُنیاوی گہرے غور و فکر لے کر اُس کے پاس آتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں کا اُسکے ساتھ ہونا ایک خُوشی کا باعث، قدرتی اور خُرّم کا تھا جیسے ایک اچھے ساتھی کے ساتھ ہو۔ لیکن اُسکے طور طریقے اور اُسکا کلام لوگوں کا دھیان، اُن ضروری مَسائل پر توجہ دلاتے تھے جن کا اثر گہرا اور مستقل تھا۔ وہ ایسا انسان تھا جس کا ایک قدم وقت کے ساتھ تھا جیسے خُدا نے تواریخ کو اور اُسکے مجسم ہونے کو ایک دوسرے سے ملایا ہو۔ لیکن دوُسرا قدم، بقا میں تھا۔ (۱)

سو شاید اُسکے شاگرد جس نے یسوع سے پُوچھا تھا، "خُداوند، ہمیں دُعا کرنا سکھا" اُسکی اصل خواہش تھی کہ معلوم کرے کہ یسوع کی طاقتور زندگی کا بھید کیا ہے۔ یسوع نے جواب میں ایک مُختصر دُعا بتائی جو کہ تمام دُعاؤں کی راھنما ہو۔ دُعائے رَبّانی دو حصوں پر مبنی ہے۔ پہلا حصہ خُدا پر اور اُسکے دُنیا میں نجات دینے کے کاموں پر توجہ ڈالتا ہے۔ (متی ۶،۹-۱۰) اور دُوسرا حصہ، ذاتی ضروریات اور روز مرہ کی مشکلات کی مدد کے لئے ہے۔ (متی ۶،۱۱-۱۳)۔ یہ ترتیب دکھاتی ہے کہ دُعا، خُدا سے ہٹ کر خدا کے وقار اور اُسکی مرضی (اُسکی بادشاہی یا ملکیت) کی طرف رَجُوع کرتی ہے۔ اس طرح جب ہم اپنے فکرات اور اپنی ضروریات کے لئے دُعا کرتے ہیں تو ہم تیار ہو جاتے ہیں کہ ہماری مرضی نہیں بلکہ اُسکی مرضی پوری ہو۔

شاید ہمیں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ یسوع نے دُعائے ربّانی تعلیم کے طور پر بتائی جس سے فریب قطعی زیر ہو جائے۔ اس دُعا کا مطلب یہ کبھی نہ تھا کہ یہ دُعا مراسم عبادت بنے بلکہ یہ کہ مہربان خُدا سے ہماری روز مرہ کی ضروریات کے لئے راست باز رابطہ بنے۔ فقط جب ہم دُعائے ربانی دِل سے کرتے ہیں تو ہم خُدا کو خوشی دیتے ہیں اور اپنے میں ہم تسلی پاتے ہیں۔

تاہم بغیر سوچے کہ دُعائے ربانی کا مطلب کیا ہے اسکو دہرانا کتنا آسان ہے۔ اس سبق میں ہمارا پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم اس دُعا کا مطلب پورے طور پر سمجھیں اور اس قابل ہو جایں کہ اس کو مکمل طور پر اور خلوص دِل سے دُہرا سکیں۔ دُوسرا مقصد یہ ہے کہ اس نمونے والی دُعا سے وہ اصول سیکھیں جن سے ہم اپنی دُعائیہ زندگی یسوع کی طرح بنایں، تاکہ ہم بھی اُس طاقت اور خوشی کو جان لیں جو اُس وقت آتی ہے جب ایک قدم وقت کے ساتھ چلے اور دُوسرا بقا میں ہو۔

ایک کامل آسمانی باپ کو تسلیم کرتے ہوئے

"ہمارے باپ . . ."

خدا کو "ہمارے باپ" کہنے کا ہمیں کیا ہی خوب حق ہے۔ یسُوع نے خدا کو تصوری شکل دے کر اُس کو پہچاننے کا طریقہ سکھایا۔ یسُوع نے اپنی کُل خدمت کے دوران یہ نمونہ دکھایا اور ہمیں حوصلہ دیا تاکہ خدا سے ہمارا رشتہ قریبی، ذاتی اور گھریلو بن جائے۔ انجیل کی کتابوں میں یسُوع نے خدا کو ۶۰ بار سے زیادہ باپ کے نام سے مُخاطب کیا۔

بائبل میں یسُوع کے وقت تک شاذ و نادر خدا کو باپ کہ کر مُخاطب کیا گیا۔ تاہم زمین اور آسمان کے قادرِ مطلق کے کردار کو انکشاف کرنے کے لیئے خاص، فرق انسانی الفاظ استعمال کیئے گئے۔ مثال کے طور پر، پُرانے عہد نامہ میں کہا گیا ہے کہ اسکا چہرہ ہماری طرف اپنے فضل سے دیکھتا ہے، اس کے کان ہماری دُعائیں سُنتے ہیں، اسکی انگلیاں ہمکو وجُود میں لاتیں ہیں، اسکے ہاتھ ہمیں بچاتے اور ہماری راہبری اور ضروریات مہیا کرتے اور بچاتے ہیں، اور ہمارے بچوں کی تربیت دیتے ہیں۔ زبُور کی کتاب خاص طور پر خدا کی محبت، سخاوت اور اسکی وفاداری کو انسانی دیئے ناموں کی نسبت سے سیر کرتا ہے۔

باوجود ان بیانات کے دُنیا یسُوع کے وقت میں جیسا کہ اس وقت بھی اس بات پر حیران ہے کہ خدا جو دُنیا کی پُشت پہ تھا، آیا وُہ دشمن تھا، بے سروکار تھا، یا دوست تھا؟ مجسم خدا کے بیٹے نے ان سوالات کا جواب اُس قادرِ مطلق سے، جس نے پیارے باپ کی طرح جو کہ تمام اشیا کو شکل دیتا ہے، جو دردمندی میں دانائی اور انصاف میں مکمل ہے، جو اپنے بچوں کے ساتھ ایک رشتہ چاہتا ہے، ایک تعارف کرا دیا۔ بائبل یہ ظاہر کرتی ہے کہ خدا غیر موافق، نامکمل زمینی والدین کی طرح نہیں بلکہ وُہ قابلِ بھروسہ، باوفا، دستیاب، سمجھنے والا، مضبُوط، اور بے قصور ٹھہرانے والا خدا ہے، وہ ہماری طرف ہمدردی اور شدید فکر سے دیکھتا اور ملائم ہو جاتا ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ بدی کو روکنے کی ہماری کوشش کمزور ہے اور کہ ہم اچھا کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ وُہ رُوح القُدس سے اپنا فضل بخشتا ہے تاکہ ہماری مدد ہو سکے اور ہمیں گناہ کی گرفت سے کھینچ لے۔ اپنے بچوں کے لیئے اُسکے خیالات اندرونی انداز میں عمدہ، عالی، رحیم، احساسی اور شفقت آمیز ہیں۔

وُہ اپنے پیار میں، اُن چیزوں کے مخالف ہے جو ہماری زندگیوں کو برباد کرتی ہیں، تاہم ان حالات میں بھی ہمدردی سے سنتے ہوئے وُہ ہمیں خوش آمدید کرتا ہے۔ وُہ مزاج انسان یا آزردہ نہیں ہے، بلکہ متواتر اور یکساں فطرت والا ہے۔ اُسکا نرالا پیار، خدا کا مکمل تصور، جو کہ ہمارے باپ جیسا ہے، اسکے پیار سے بھرا ہے، جو ہماری ضروریات مہیا کرتا ہے اگرچہ اُن میں ہماری کمزوریں کیوں ہی شامل نہ ہوں تب بھی وُہ ہمیں پیار کرتا ہے۔ فراموش بیٹے کی تمثیل کو پڑھاتے ہوئے، یسوع نے بتایا کہ جبکہ ہم اپنے کاموں سے اُسکا دل توڑتے ہیں، تو وُہ اپنے قصور ماننے والے بچے کو معاف کرتا ہے، اور کھلے بازوں سے دل کھول کر خوش آمدید کرتا ہے۔

خدا کو مہربان، پیارے بچے کی مانند نسبت دینا ایک بڑی عنایت ہے، اور زندگی میں گہری حفاظت اور زندگی کی بھرپوری لاتا ہے۔ ہم دُعائے ربانی کی تعلیم بائبل کی سچائی سے شروع کریں گے، خدا سے نسبت دیتے ہوئے کہ وُہ ایک مکمل اور بے نقص آسمانی باپ ہے۔

۱۔ یسوع اپنی پُر اثر دُعا کی مثال شروع کس طرح کرتا ہے؟ متی ۔ ۶، ۹

۲۔ پُرانے عہد نامہ کے نیچے بتائے ہوئے حوالات سے خدا کے باپ ہونے کا ذکر کس طرح کیا گیا ہے؟

زبور ۔ ۶۸ : ۵

یسعیاہ ۔ ۶۴ : ۸

۳۔ نہ جانتے ہوئے انسانی باپ کے کونسے نفی اوصاف ہم خدا کو سونپ سکتے ہیں؟

۴۔ یہ جانتے ہوئے کہ خدا محبت کرنے والا آسمانی باپ ہے طلب کرتا ہے کہ ہم اُن غلط فہمی والے تصورات کے زیر بائبل کے مکاشفہ کو سمجھتے ہوئے اسکے کردار خاص طور پر اُسکے پیار کو جان لیں۔ بائبل یہ واضح کرتی ہے خدا محبت ہے۔ (۱ یوحنا ۔ ۴، ۸) نیچے دی ہوئی عبارت خدا کے پیار کو کیسے بتاتی ہے؟

۱ کرنتھیوں ۔ ۱۳، ۴ ۔ ۸

۵۔ خدا کے پیار کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ وُہ ہماری خطاوں کو معاف کرنے کو تیار ہے۔ نیچے بتائی ہوئی آئیات کیا کہتی ہے؟

یوحنا ۔ ۳ ؛ ۱۶ ۔ ۱۷

حوالہ، علامت ۲۔ یسوع کو میرے لیئے مرنا کیوں پڑا؟ صفحہ ۱۰

۶۔ الف۔ خدا سے باپ کی طرح ذاتی رشتہ رکھنے کے لیئے ہمیں کیا کرنا ضروری ہے؟

یوحنا ۱۲:۱ ۔ ۱۳ (لفظ "اس" سے مراد یسوع مسیح ہے، گلتیوں ۔ ۳، ۲۶)

علامت، یسوع کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسکو اپنی زندگیوں میں دعوت دیں، اسپر اعتقاد کرنا، اسکو اپنی زندگیوں کو قابو کرنے کے لیئے اس پر بھروسہ کرنا ہے

ب۔ اسکے علاوہ یسوع کو تسلیم کرنے اور اُسکے ذریعہ سے باپ کے پاس آنے کے لیئے ہمیں اور کیا کرنا چاہیئے؟

اعمال ۔ ۳، ۱۹

علامت، توبہ کا تعلق گناہ کے غم اور خود کو خُدا سے ملنے سے ہے ۔

۷ ۔ جب ہم اپنے ایمان کو اُس کے بیٹے یسوعؔ مسیح پر رکھتے ہیں تو ہمارا آسمانی باپ اَبدی زندگی کے علاوہ ہمیں اور کیا دیتا ہے ؟

رومیوں ۔۔ ۱۷ ۔ ۱۵ : ۸

یوحنا ۔۔ ب ۲۳ ۔ ۱۹ ، ۲۳

۸ ۔۔ یسوعؔ نے ایک تمثیل سے آسمانی باپ کا اپنے بچوں کے لئے مُسلسل ، بے قید پیار دِکھایا ہے ۔
لوقا ۲۳-۱۱ : ۱۵ پڑھیئے ۔

الف ۔ باپ نے اپنے بیٹے کی وراثت اور آزادی کی درخواست کا جواب کیسے دیا ؟

ب ۔ باپ نے بیٹے کے کارناموں کی وجہ سے غالباً کیا تجربہ حاصل کیا ؟

پ ۔ بیٹے نے کیا محسوس کیا ؟

۹ ۔۔ الف ۔۔ باپ نے بیٹے کو خوش آمدید کیسے کیا ؟ (لوقا ، ۱۵,۲۰)

ب ۔۔ بیٹے کا رویّہ کیا تھا ؟ (لوقا ۱۵:۲۱)

پ ۔۔ باوجود دَرد دِل کے باپ نے جواب کس طرح دیا ؟ (لوقا ۲۳ ۔ ۲۲ ، ۱۵)؟

۱۰ ۔۔ اس تمثیل میں ہمارے آسمانی باپ کے کردار میں دل کو تسلی دینے کے لیئے یسوعؔ نے کونسا پہلو دکھایا ہے ؟ جب ہم باپ کے پاس ایک ٹوٹے ، معافی زدہ دِل لیکر آتے ہیں ، تو یہ کہانی کس بات کا یقین دِلاتی ہے ؟

حوالہ ۔۔ نوٹ ۳ ، بڑا بھائی ۔۔ صفحہ ۱۳ ۔۔

۱۱ ۔۔ خدُا کے پیار کو سمجھنے کے علاوہ یہ جاننا ضروری ہے کہ وُہ ہماری زندگیوں میں ہر چیز دیکھتا ہے اور ہمیں مکمل طور پر جانتا ہے ، بلکہ ہم سے بھی بہتر ۔ وُہ ہماری بناوٹ جانتا ہے ، اور ہم جس طرح ہیں اور کیوں ہیں وُہ بھی جانتا ہے ۔ بائیبل کے دیئے ہوئے حوالات خدُا کی پہچان کے بارے میں کیا بتاتے ہیں ؟

زبور ۔۔ ب ۵ : ۱۴۷

زبور ۔۔ ۴ ۔ ۱ : ۱۳۹

۱۲۔ الف ۔ جبکہ ہمارا آسمانی باپ ہم کو اور ہماری تمام چیزوں کو سمجھتا ہے، تو ہم بلا فکر کیا کر سکتے ہیں؟
عبرانیوں ۴:۱۶۔
ب۔ جبکہ خدا ہمکو بدترین حالت میں دیکھتا ہے تو ہمیں کس بات کا یقین ہوتا ہے؟
رومیوں ۳۲۔ب ۳۱: ۸۔

رومیوں ۳۹۔۳۸، ۸

۱۳۔ جب ہم دعائے ربانی کو "ہمارے باپ" کے الفاظ سے شروع کرتے ہیں تو ہم خدا کی کس بات کے لیئے
اسکی تعریف کرتے ہیں؟

خلاصہ ۔

۱۴۔ ہماری دعائیہ زندگی میں خدا کو آسمانی باپ کے طور پر مخاطب کرتے ہوئے ہمارا لہجہ کیا ہوتا ہے؟

۱۵۔ اِس سبق میں باپ کے کردار میں نمایاں بات کیا لگتی ہے؟

۱۶۔ خدا کے پیار کا بہترین مظاہرہ یسوع مسیح میں کیوں نظر آتا ہے؟

۱۷۔ خدا کو باپ کی طرح جان کر تمہاری زندگی کی انتہائی ضروریات کس طرح پوری ہو سکتی ہیں؟

علامت: کیا خدا کو باپ تصور کرنے پر آپکو کچھ دقت پیش آتی ہے؟ شاید آپکو کچھ وقت چاہیئے کہ خدا سے
پوچھیں تاکہ وہ اپنا کردار خاص طور پر اپنا پیار، کچھ اور معاف کرنا آپ پر ظاہر کردے۔

حوالہ: "خدا کے ساتھ جینا آسان ہے"۔ صفحہ ۱۴۔
یہ کتابیں دیکھیئے جو آپکو مدد کر سکتی ہیں ۔ مصنف۔ فلپ کیلر، "خدا باپ کیسا ہے؟"
مصنف، روتھ مائز، "تعریف کے ۱۴ دن"۔

آخری علامت۔

جیسا کہ ہم نے سوال نمبر ۹ میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ انتظار کرتا ہے کہ ہم اُسکو دعوت دیں کہ وُہ آکر اپنی زندگی ہمارے دل کی سطح پر ہمارے ساتھ شریک ہو جائے۔ نیا عہد نامہ سکھاتا ہے کہ خدا جو آسمانی باپ ہے، اُسکے ذاتی رشتہ اُسکے بیٹے یسُوع مسیح پر ایمان لانے سے شروع ہوتا ہے۔ (یوحنا ۱:۱۲، گلتیوں ۳:۲۶)۔

مکاشفہ ۳:۲۰ میں یسُوع خواہش ظاہر کرتا ہے کہ ہماری زندگیوں میں داخل ہو۔ "دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوُا کھٹکھٹاتا ہوُں، اگر کوئی میری آواز سنکر دروازہ کھولیگا تو میں اُسکے پاس اندر جاکر اُسکے ساتھ کھانا کھاؤنگا اور وُہ میرے ساتھ۔" اگر آپکی خواہش ہے کہ اُسکو اپنی زندگی میں دخل دیکر اُسپر ایمان رکھیں تو نیچے دی ہوُئی دُعا اس خواہش کو اظہار کرنے میں آپکی مدد کر سکتی ہے۔

"حضرت عیسیٰ، مَیں اپنی زندگی کا دروازہ تیرے لیئے کھولتا ہوں، مہربانی سے میرے گناہ معاف کر
جن کی وجہ سے میں تیری حاضری میں ناموزوں ہوں۔ میں اس بات کے لیئے شکر کرتا ہوں کیونکہ
توُنے میرے گناہ کی سزا صلیب پر لی۔ میری زندگی میں آ اور مجھے وُہ انسان بنا جو توُنے مجھے
اصل میں بنایا تھا، تجھے اَبدی زندگی دینے کے لیئے شکریہ، کیونکہ میں اپنا ایمان تجھ پر رکھتا ہوں۔ آمین"۔

حوالات۔ رومیوں ۳:۲۳، ۶:۲۳ ؛ گلتیوں ۲:۱۳-۱۴۔

اگر تُم نے یہ دُعا مانگی تو یسُوع نے مکاشفہ ۳:۲۰ میں (بیان اُوپر ہے) عبرانیوں ۱۳:۵، اور ۱ یوحنا ۵:۱۱-۱۳ میں تم سے کیا وعدہ کیا؟

"خُدا کے ساتھ جینا آسان ہے"، مصنف، اے، ڈبلیو، ٹوزر، کی کتاب سے انتخاب۔

"ہماری روحانی صحت کے لیئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے دماغ میں خدُا کا تصوُر صحیح رکھیں۔ اگر ہم اُسکو بے حِس، سخت گیر جانیں، تو اُسکو پیار کرنا نا ممکن ہو گا، اور ہماری زندگیاں غُلامی کے ڈر سے بھری ہونگی۔ اگر ہم اُسکو مہربان اور سمجھنے والا مانیں، تو ہماری ساری اندرونی زندگی اس خیال کا آئینہ بنے گی"۔

سچائی تو یہ ہے کہ خدُا سب سے زیادہ دل موہنے والا ہے، اور اُسکی خدمت کرنا ایسی خوُشی ہے جس کا ذکر کرنا مشکل ہے۔ وُہ پیار سے بھرا ہوُا ہے، اور اُن لوگوں کے لیئے جو اُسپر بھروسہ رکھتے ہیں یا، جن کو اُسکے پیار کے علاوہ کچھُ بھی جاننا ضروری نہیں، وُہ واقعی پُر انصاف ہے، اور گناہ کو نظرانداز نہیں کرتا، لیکن ہمیشہ زندہ رہنے والے اقرار نامہ میں اس قابل ہے کہ وُہ در حقیقت ایسا عمل کرے جیسا ہم نے گناہ کبھی کیا ہی نہ ہو، اُسکا کرَم اُن بچوں کی طرف جو اُسپر بھروسہ رکھتے ہیں ہمیشہ اِنصاف پر حاوی ہو گا۔"

اُکتاب کا انتخاب جاری ہے ۔ اُس پر بھروسہ رکھنے والے بیٹوں کی طرف اُسکا انصاف ہمیشہ حاوی ہو گا ۔
خدا کی شرکت میں ہی سب سے بڑھ کر خوشی ہے ۔ وُہ اُن لوگوں سے جو نجات پاچکے ہیں، بِلا روک ٹوک شرکت کرتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو آرام اور اُنکی روح کو شفا ملتی ہے ۔ وُہ نہ بے حِس ، مطلبی اور نہ ہی جذباتی ہے ۔
وُہ جو آج ہے، ویسا ہی کل ، اُسکے اگلے دن ، اور اگلے سال بھی ویسا ہی ہو گا ۔ اُسکو خوش کرنا تو مشکل نہیں ۔
البتہ اُسکی تسلی کرنا مشکل ہو ۔ خدا ہماری طرف سے صرف اُسی چیز کی امید کرتا ہے جو اُسنے خود ہم کو مُہیا کی ہے ۔
وُہ ہماری کمزوریوں کو در گزر کرنے میں فوری طور پر تیار ہوتا ہے جب اسکو یہ پتہ لگے کہ ہم نے اسکی مرضی کو پُورا کرنا چاہا ہے ۔ ہم جیسے بھی ہیں وُہ ہمیں پیار کرتا ہے ۔ وُہ اُن کہکشاں سے بھی جو کہ تیٔ بنائی دُنیا سے بڑھ کر ہے ہماری قدر زیادہ کرتا ہے ۔
یہ کتنی اچھی بات ہو جب ہم یہ جان لیں کہ خدا کے ساتھ زندگی بسر کرنا کتنا آسان ہے ۔ اسکوُ ہماری صوُرت یاد ہے ، اور یہ معلوم ہے کہ ہم خاک ہیں ۔ ہم میں سے کچھ مذہبی طور پر نچلے اور خوُد احساس ہیں ۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا ہمارے تمام خیالات جانتا ہے اور ہمارے سب طور طریقوں سے واقف ہے ، ہمیں ایسا نہیں ہونا چاہئیے ۔ خدا صبر اور نرم دلی ، نیک نیتی کے مجموعہ کا نچوڑ ہے ۔ ہم اسکو بہت خوش کر سکتے ، اس وقت نہیں جب ہم گھبرائے ہوئے خوُد کو بہتر کرنے کی کوشش میں ہوں ، بلکہ اُس وقت جبکہ ہم اپنی تمام کمی کی وجہ سے خوُد کو اُسکے بازوُں میں ڈال دیں یہ مانتے ہوئے کہ وُہ ہر بات کو سمجھتا ہے اور ہمیں اسکے پیار کرتا ہے ۔

سبق ۔ ا ۔ علامت

۱۔ ایورٹ ایل فلم ۔ "دُعائے ربانی کو اپنانا" ۔ صفحہ ۲۷؟
۲۔ "یسوُع کو میرے لیئے مرنا ضروری کیوں تھا"؟ یہ ضروری سوالات میں سے ایک سوال ہے جو کہ مسیحی عقیدہ میں بہت کم سمجھا جاتا ہے ۔ نیچے دی ہوئی تشریح بائبل کے خاص مختلف الفاظوں کا جواب دیتے ہیں (یہ کتب انگریزی زبان میں ہیں ۔

کفارہ بائبل کا لفظ ہے جس کا مطلب "تسلی" ہے ۔ اور خدا کی راست باز خواہش سے نسبت ہے ، جو پوُری ہوتی ہے ۔ خدا اُن راست بازی اور انصاف کی خاصیت سے مطابقت نہیں کرتا جو کہ انسان کی جان بوُجھ کر خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں ۔ لیکن خدا کے پیار کی خاصیت نے اُسے اس سبب سے تیار کیا جس سے وُہ ایسا راستہ مہیا کرے جس کے زریعہ سے انسان کو اُسکی شرکت میں واپس لے لے کسی کے ساتھ رضا مندی کئے بغیر، اُسکی خاصیتیں جو کہ یقیناً راست باز اور باانصاف ہیں ، اور خدا کا پاک کردار یہ چاہتا ہے کہ انسان کے گناہ کا کفارہ چکایا جائے ۔ اس لئے خدا اس دُنیا میں بیٹے یسوُع مسیح کے روُپ میں آیا ، کیونکہ خدا گناہ سے پاک پیدا ہوُا اور اُس سے گناہ کبھی سَرزد نہیں ہوُا ، وُہ اس قابل ٹھہرا کہ وُہ خدا کے غصہ کو ، جو کہ انسانی نسل کی وجہ سے ہوُا برداشت کرے ، وُہ صلیب پر خوُشی سے ہمارے گناہوں کے لئے مَر گیا ۔ (دیکھیے پیدائش ، ۱۶-۱۷، ۲ ، ۳،۶ ، ۲۳-۲۴ ، رومیوں ، ۱۶، ۱۵-۲۱ : ۵) ۔ یہ کرنے سے اُسنے انسان کے گناہ کے لئے خدا کا پاک کردار "تسلی سے ادا کیا" ۔ یہ اعمال خدا کے پیار سے اپنا فضل اُن پر نچھاور کرتا ہے جو نجات کا تحفہ قبوُل کرتے ہیں ۔ اس طریقہ سے "خدا راست باز ہے اور اسکی راستبازی ظاہر ہوتی ہے کہ وُہ خوُد بھی عادل رہے اور جو یسوُع پر ایمان لائے اُسکو بھی راست باز ٹھہرانے والا ہو" ۔ (رومیوں ، ۳:۲۶)

ب ـ راستبازی یا بجا ثابت ہونے ـ کا اشارہ ، خدا کو کہتا ہے کہ ہم "گنہگار نہیں" بلکہ اُسکی نظر میں راستباز ہیں حالانکہ ہم گُناہ کے قصوروار ضرور ہیں ۔ خدا یہ کرنے کے قابل اس وجہ سے ہوا کیونکہ یسوع مسیح کی زندگی اور اُسکی موت نے انسان کے عوض یہ کام کئے ۔ (رومیوں ۲۶-۲۳، ۳، ۲۳،۶) ۔ جب خدا یہ کہتا ہے کہ انسان اُس کی نظر میں راست باز ہے تو وُہ اُسکی بدولت کرتا ہے جس کی زندگی اور موت نے اُسکے واسطے یہ کام کئے ۔

"وُہ ہمارے گُناہوں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہمکو راستباز ٹھہرانے کے لئے جِلایا گیا ۔" (رومیوں ۲۵-۲۴، ۳)

جب ہم یسوع مسیح پر گُناہ سے بچنے کے لئے ایمان رکھتے ہیں تو خدا یا تو ہمیں واجب ٹھہراتا ہے ، یا بے گُناہ ، اور راستباز ۔ ہم یسوع کی موت کی وجہ سے راستباز ٹھہرتے ہیں جس نے ہمارے گُناہوں کے لیئے سزا بھگتی ، ہم یسوع کی زندگی کی وجہ سے راستباز ٹھہرتے ہیں اور اسکے باوجود اُسکی راستباز زندگی کی عزت بھی ہم کو ملتی ہے ۔ یہ راستبازی ، جو خدا ہی کے فضل اور اُسپر ایمان رکھنے سے ملتی ہے ، وُہ ہمیں اپنی شرکت بخشتا ہے جیسے ایک بچہ کی شرکت اُسکے خاندان سے ہوتی ہے ۔

علامت نمبر ا بھی دیکھئے ـ مخلصی ، میل ملاپ ـ صفحہ ـ ۵۱ ـ ۹

۳ ـ (لُوقا ـ ۳۲-۲۵، ۱۵) بڑا بھائی ، یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک قانونی نظریہ ہمیں آسمانی باپ کو جاننے سے کسطرح روکتا ہے ۔ وُہ انسان جو خدا کو ناگوار ، سخت اور حکم منوانے والا پاتے ہیں ، وُہ اُسکے باپ کی طرح کا پیار ، ہمدردی ، فراخ دلی ، اور معاف کرنا نہیں دیکھ سکتے ۔ وُہ خدا کو ایک قدم دُور سے رکھتے ہیں جیسا کہ بڑے بھائی نے کیا ۔ یہ ضروری ہے کہ ہم خدا کے کردار کو جانیں جیسا کہ خدا کے کلام میں اُسکو اُسکے بیٹے کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے جو اُسکے باپ کا خاصہ عکس ہے ۔ (عبرانیوں ـ ۳-۱،۱)

سبق نمبر ۲۔
آسمان ہے کیسا ؟

" ہمارے باپ جو آسمان میں ہے ..."

آسمان کا ذکر بائبل کی ۶۶ کتابوں میں ۴۰۰ سے زیادہ دفعہ ہوا ہے۔ کئی دفعہ اسکو آسمان کی فضا سے حوالہ دیا گیا ہے کئی دفعہ اسکو آسمان کے اُوپر کی فضا سے حوالہ دیا گیا ہے "جسطرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتی ہے" (یسعیاہ ۵۵:۱۰)، "آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے..." (زبور ۱۹:۱) یقیناً خدا اِن مقامات میں موجود ہے کیونکہ وُہ ایک رُوح ہے اور ہر جگہ حاظر ہے۔ یرمیاہ ۲۳:۲۴ میں اسطرح بتایا ہے ..."کیا زمین و آسمان مجھ سے لبریز نہیں ہیں؟".

لیکن جس آسمان کا ذکر یسوعؔ نے دُعائے ربانی میں کیا ہے ... "ہمارے باپ جو آسمان میں ہے" تو وُہ آسمان کا تیسرا لفظ ہے جسکا ذکر بائبل میں کیا گیا ہے۔ یہ وُہ جگہ ہے جہاں خدا رہتا ہے اور جہاں سے وُہ حکومت کرتا ہے۔ نئے عہد نامہ میں کئی دفعہ اسکو آسمانی مُلک، ایک نیا یروشلم، ایک گھر جو کہ خدا کے بچوں کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا ہے، کہا گیا ہے۔ ہم آسمان کا ایک حکومت ہونا دیکھ نہیں سکتے، یہ اندازہ لگانا مُشکل ہے اور بہت سوالات نے اس تصوّر کو گھیرے ہوئے ہے۔ "دُعائے ربانی کو زندہ رکھنا" کے مصنف، ایورٹ فُلمؔ لکھتے ہیں ... "تصوّر کیجئے کہ آپ کے سامنے ایک کالا بورڈ ہے، اور ہم نے اسکے آدھے حصے میں اُوپر سے نیچے ایک لائین کھینچ دی ہے۔ ہر ایک چیز لائین کے نیچے اُس دُنیا کو ظاہر کرتی ہے جو کہ ہمارے ذاتی تجربات ہوں، یعنی، ہمارے انسانی مباحثے، حتیٰ کہ ہمارے خیالات۔ لائین کے اُوپر ہم خدا تعالیٰ کو لکھیں جو کہ انسانی علم، عقل اور سمجھ کی پہنچ سے دُور ہے۔ ہمارے محدود دماغ اُس علاقے تک نہیں پہنچ سکے گیں چاہے ہم کتنی ہی کوشش کرلیں۔ اب دیکھئے کہ اصل تصویر اسطرح ہو کہ اگر یہ ایک غیر معمولی حقیقت نہ ہو، کہ مسیحی ایمان کی مرکزی پُرسکون تعلیم ہو، کہ خدا تواریخ کے خاص موقعہ پر اِس لائین کے نیچے آیا اور ہمارے تجربوں کی دُنیا میں داخل ہوا۔

" اس دُنیا کی حدود سے باہر کہکشاں، ستاروں جیسی شعاعی بنیادوں کے اور ہمارے تصورات سے بالکل بالاتر یہ چھوٹی سی دُنیا، جس میں ہم رہتے ہیں، سے۔ بی۔ فلپس کے الفاظ میں، " ایک ملاقاتی سیارہ " بن گئی اور خدا خُود اُسکے بیٹے کی شکل میں ہمارے درمیان آیا۔"

یسُوع، خدا کا مجسم کلام (یوحنا ۱:۱) ہمیں اُن دیکھی دُنیا کی سچائی دکھانے کے لیئے آیا، لیکن اُسکو بھی ہمیں ہماری زبان میں سمجھانا مشکل لگا۔ ہمارے زمینی باپ کے تجربے کے سلسلے میں خدا کو "باپ" پکارنا ذرا کم پڑتا ہے، لیکن طرزِ کلام " آسمان میں " خدا کو حدوں سے دُور اور ازلی دائرہ میں رکھتا ہے۔ جو قطعی لا محدود اور خُود مختار ہے۔ ان وجوہات سے ہم کو انسان کی حیثیت میں محدود کرتا ہے۔ وُہ آسمان کا ہے، زمین کا نہیں۔ یسُوع چاہتا ہے کہ ہم دیکھیں کہ باپ نہایت خُوب، قادرِ مطلق، طاقت سے بھرپُور، ہمہ دان، سب کچھ جاننے والا اور سب جگہ حاضر ہے۔ اسکے باوجود ہماری انسانیت اس قابل نہیں ہے کہ ہم ان تمام تعریفوں کو پُورے طور پر سمجھ سکیں۔

" ہمارے باپ جو آسمان میں ہے " کے الفاظ میں یسُوع یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ افضل خدا جو آسمانی تخت پر بیٹھا ہے چاہتا ہے کہ وُہ ہم سے پیارے بچوں کا سا رشتہ رکھے۔ اُسکا لا محدُود پیار اُن جذباتی زخموں سے جو ہمارے زمینی باپوں اور دُوسرے لوگوں میں ہوتے ہیں، ہمیں اُن سے شفا دیتا ہے اور ہم اُسکی عقل پر اعتبار کر سکتے ہیں۔ وُہ اُن تمام جگاہوں پر سلطنت کرتا ہے جس کا نام آسمان ہے، جسکا ذکر بائبل میں کیا گیا ہے۔ ایک دن وُہ ایمان لانے والوں کا ازلی مکان ہوگا۔ اس جگہ کا ذکر، جیسا کہ یسعیاہ اور یُوحنا رسول نے کیئے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم موجودہ سینما گھر میں دیکھیں۔ جسکا تقریباً تصوُّر کرنا نا ممکن ہو، جو انہوں نے دیکھا، ہماری زبان میں بتانا مشکل لگا ہوگا۔

عام فہم الفاظ میں یسُوع نے وعدہ کیا کہ وُہ لوگ جو اُسپر ایمان لاتے ہیں آسمان میں ہونگے، اور کہ وُہ آسمان میں گیا تاکہ سب کے لیئے جگہ تیار کرے۔ کیونکہ اُسکا مرُدوں میں سے جی اُٹھنا تواریخ کی ایک حقیقت ہے، ہم جان سکتے ہیں کہ یسُوع خدا کا بیٹا تھا، اور وہاں پر اُسکے آسمان کے متعلق اور ہمارے ازلی مستقبل کے وعدے پُورے ہونگے۔

عبرانیوں ۱۱:۱ میں لکھا ہے، "اب ایمان۔ اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور اَن دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔" ہمیں دُعا کرنا سکھاتے ہیں، "ہمارے باپ جو آسمان میں ہے"۔ یسُوع ہمیں حوصلہ دیتا ہے کہ ہم دُعا ایمان سے شروع کریں، کہ ہمارا باپ اپنے تخت پر بیٹھا ہے، اور ہم ایک دن اسکو رُو برُو دیکھیں گے۔ اِس سبق میں ہم آسمان کے بارے میں بائبل کے بتائے ہوئے چند حقائق دیکھیں گے۔

۱۔ الف۔ یسُوع خُدا کو متی کی انجیل میں کس طرح بتاتا ہے؟

ب۔ یسُوع جب "آسمانی" باپ کی تعریف کرتا ہے تو وُہ جسمانی باپ سے کس طرح جُدا ہوتا ہے؟ (شرح کے علامات بھی دیکھیئے)

۲۔ الف۔ آسمان اور "ہمارے باپ جو آسمان میں ہے" کے بارے میں کیا غلط فہمیاں ہیں؟

ب۔ کرنتھیوں ۱۲، ۱۳ میں اَن دیکھی دُنیا کے بارے میں ہماری سمجھ کے بارے میں کیا بتایا ہے؟

۳۔ الف۔ پُرانے عہد نامہ کی عبارتیں آسمان کے بارے میں کیا بتاتی ہیں؟

زبُور ۱۰۳:۱۹

زبُور ۹۳:۲

ب۔ لوگ جو خُدا کے تخت کے اردگرد ہیں کس وجہ سے اسکی بندگی کریں گے؟

زبُور ۸۹:۱۴

۴۔ عبرانیوں ۱:۲-۳ میں یسُوع مسیح کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

حوالہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۷؛ یسُوع خُدا کے دائیں ہاتھ پر ہے

۵۔ الف۔ یسُوع ایمان لانے والے کو کیا وعدہ کرتا ہے؟

یوحنا ۱۱:۲۵-۲۶

یوحنا ۱۴:۱-۳

ب۔ فلپیوں ۳:۲۰-۲۱ میں اِس وعدہ میں اور کیا اضافہ کیا ہے؟

۶۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ خدا ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائے گا (۲ پطرس ۳، ۱۰، ۱۳، مکاشفہ ۲۱، ۱) اور پوری وجود میں لائی گئی دُنیا کی نجات ہو گی اور دُنیا کو زوال اور کشمکش سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اِس نجات کا ذکر یہ آیات کس طرح کرتی ہیں؟

رومیوں ۸، ۱۹ ـ ۲۱

یسعیاہ ۱۱، ۶ ـ ۹

۷۔ یسوع کے جی اُٹھنے کی تصویر یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے ازلی جسم کیسے ہوں گے، جسم جو خراب اور بیمار نہ ہوں گے بلکہ ہمیشہ کے لیئے زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اِن عبارتوں میں اُس کے جی اُٹھنے والے جسم کے بارے میں آپ کیا دیکھتے ہیں؟

لُوقا ۲۴، ۱۵ ـ ۱۶، ۳۰ ـ ۳۱، ۳۶ ـ ۴۳، ۵۱

اعمال ۱، ۹ ـ ۱۱

۸۔ اِن آیات میں نئے آسمان اور زمین کے بارے میں جہاں ایمان گو ہمیشہ کے لئے رہیں گے آپ کیا دیکھتے ہیں؟

مکاشفہ ۲۱، ۱ ـ ۳، ۵

مکاشفہ ۲۱، ۱۰ ـ ۲۱

مکاشفہ ۲۱، ۲۲ ـ ۲۷

مکاشفہ ۲۲، ۱ ـ ۵

حوالہ۔ علامات نمبر ۳۔ "آسمان پر سوچ بچار"، صفحہ ۲۱؟

۹۔ جب ہم دُعا کرتے ہیں "ہمارے باپ جو آسمان میں ہے" تو ہم خدا کا کس بات کے لئے شکر کرتے ہیں؟

۱ پطرس ۱، ۳ ـ ۴

خروج ۱۵، ۱۸

خلاصہ۔

۱۰۔ اگر کوئی پُوچھے تو آپ آسمان کیسے بیان کریں گے ؟ اِس سبق سے آسمان کی کونسی خصوصیات آپکے لئے نمایاں ہیں ؟
۱۱۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ آسمان کی طرف جائیں گے ؟ یُوحنا ۱۴: کے مُطابق ہمیں کیا کرنا چاہیئے ؟

علامت: اگر اپنی نجات کے لئے مطمئن ہونا چاہیں تو صفحہ نمبر ۱۱ ؟ پر دی ہوئی دُعا اور اُسکے بعد دی ہوئی آیات سے آپکو مدد ملے گی ۔

سبق نمبر ۲ کے علامات ۔

۱۔ ایورٹ ۔ ایل ۔ فلَم، "دُعا ے ربانی کو اپناتے ہوئے" صفحہ ۲۵ ؟
۲۔ "یسُوع خدُا کے دائیں ہاتھ پر" ۔ دونوں، پرُانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ، یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یسُوع مسیح جو خدُا کے ساتھ ہے، ہمیشہ بادشاہی کرے گا ۔ یسعیاہ کی مسیحای پیشن گوئی کہتی ہے "اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوُا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور "سلطنت اُسکے کندھے پر ہوگی" اور اُسکا نام عجیب مشیر، خدُائی قادر ابدیت کا باپ، سلامتی کا شاہزادہ ہو گا ." (عبارت میں زور مصنف کا ہے) (یسعیاہ ۹:۶، ۷) "یوُں تخت رحمت سے قائم ہو گا اور ایک شخص راستی سے داوُد کے خیمہ میں اُس پر جلوس فرما کر پیروی کریگا اور راستبازی پر مُستعد رہیگا ." (یسعیاہ ۱۶:۵)
نیا عہد نامہ میں جبرائیل فرشتہ نے مریم کو خبر دی : "وُہ بزرگ ہو گا اور خدُا تعلےٰ کا بیٹا کہلائیگا اور خدُاوند خدُا اُسکے باپ داوُد کا "تخت" اُسے دیگا ۔ اور وُہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کریگا اور اُسکی بادشاہی کا آخر نہ ہو گا ." (لوُقا ۱: ۳۲۔۳۳ ۔ عبارت میں زور مصنف کا ہے)۔
یسُوع دعواہ کرتا ہے کہ وُہ باپ سے آیا اور باپ کے ساتھ ہو گا ۔ "میں باپ سے آیا اور دُنیا میں داخل ہوُا ہوُں، اب میں دُنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوُں ."
"میں اور باپ ایک ہیں ." ۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ۔ باپ مُجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے ۔"
(یوُحنا ۱۶: ۲۸، ۱۰: ۳۰، ۱۴: ۹۔۱۰)۔ عبرانیوں کا لکھنے والا کہتا ہے : "۔۔۔ اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت اُس نے کلام کیا، جسے اُس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے ۔ وُہ گناہوں کو دھونے کے بعد آسمان پر کبریا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا ." ۔ بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ، "اے خدُا تیرا تخت ابد آباد رہیگا، اور تیری بادشاہی کا عصا راستی کا عصا ہے ۔"
عبرانیوں ۱: ۳، ۸ ۔ ۲،۱)

۳۔ " آسمان پر سوچ بچار "، " ایک دُنیا ور کا دُعائے ربانی پر غور کرنا "۔ صفحات ۴۲۔۴۳ میں مصنف فلپ کیلر نیچے دئے ہوئے آزاد ہونے کے اور قواعد کی فہرست دیتے ہیں۔ (یہ کتب انگریزی زبان میں ہیں)۔

۱۴ معاملات جن سے ہم آسمان میں آزاد ہوں جائیں گے۔

۱۔ شیطان کی چالاک چاپلوسی اور چھپی چالیں، اُسکی آزمائش اور فریبی تدبیروں سے آزادی ہو گی۔ کوئی اور شک یا آزمائش نہ ہو گی۔

۲۔ عزیزوں کی جُدائی کی وجہ سے کھینچا تانی سے آزادی ہو گی۔ ہم اطمینان کریں گے۔ بے چین زندگی نہ ہو گی، خُدا سے بے تکلف ہوں گے۔

۳۔ دُکھ کے آنسوں سے، مایوسی، ناکامی، اور روحانی تکالیف کے درد بھرے اوقات سے آزادی ہو گی۔

۴۔ موت سے آزادی، کیونکہ مسیح نے صلیب پر جو کام پُورا کیا اُس وجہ سے اُسکی موت اُسکے گھر کا دروازہ بنا۔ ہم کب اور کیسے مریں گے، ان خیالات سے آزادی ہو گی۔

۵۔ پچھتانے سے، غلطیوں سے پشیمانی، غلط نظریہ، بے دردی کے الفاظ، خُود غرض نیتیں، غلط اعمال سے آزادی ہو گی۔ مکمل معافی، غلطیوں سے اور غم سے آزادی، بڑے کاموں پر افسوس نہ ہو گا، بلکہ گہری خُوشی ہو گی۔

۶۔ سچائی کی اور تلاش نہ ہو گی، گھر پہنچنے پر باپ کی ہمیں خُوش آمدید کرنے کی انتظار ہو گی۔

۷۔ جسمانی، جذباتی اور رُوحانی دردوں سے خلاصی ہو گی، دوُسروں کے دُکھ دیکھنے کو نہ ہوں گے۔

۸۔ جب خدُا کا نیا آسمان، نئی زمین اور نیا یروشلم پردے کے پیچھے سے اُٹھا لیئے جایں گے، تب کوئی گرجہ کی عمارتیں نہ ہوں گی، نہ ہی عقیدہ کے اختلافات ہوں گے، صرف محبت اور پیار، اور وُہ علم ہو گا جو خدُا کے بندوں میں خدُا کی موجودگی سے پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ سوُرج یا چاند نہ ہو گا، وقت نہ ہو گا۔ ہم وقت یا فضا میں، زمین کی زندگی کے حلات سے محدود نہ ہو گے۔ میٹنگیں ختم کرنے کی آگاہی، میٹنگوں کے اوقات یا نظام کے بندوبست کے لیئے یا گھڑی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ترتیب دینا یہ سب نہ ہو گا۔ یہ احساس نہ ہو گا کہ ہماری زندگیوں میں وقت چھُوٹا جا رہا ہے۔ کسی بات کی جلدی نہ ہو گی، کوئی شدت نہ ہو گی، بلکہ سکُون، خاموشی ہو گی، وُہ زندگی ہو گی جس میں بے تابی اور غصہ نہ ہو گا، اور زمین پر کام جلدی کرنے کا زور نہ ہو گا۔

۱۰۔ رات نہ ہو گی۔ جیسا ہمارے مادی جسم ہیں، ہمارے نئے روُحانی جسموں کو نیند کی یا بحال ہونے کی ضرورت نہ ہو گی۔

۱۱۔ ہمارے آپس میں یا دوُسروں کے یا خدُا کے درمیان غلط فہمی نہ ہو گی۔ پوُرے اور مکمل طور پر روشن خیالی ہو گی۔ ہم خوُد کو جان لیں گے جیسے لوگ ہم کو جانتے ہیں۔ ڈر، شک، غلط رائے قائم کرنا نہ ہو گا، دشمنی، غلط فہمی کی وجہ سے مایوسی نہ ہو گی۔

۱۲۔ ہمارے خیالات کو یا اخلاقی زندگی کو ناپاک کرنے کو کچھ بھی نہ ہو گا۔ خدا کی عبادت کرنے کے لیئے ہم کو ئی چیز روک نہ سکے گی۔ روزی کمانے میں کسی کی کھینچا تانی اور دباؤ، کوئی جدوجہد، کچھ طالب نہ ہو گی۔ زمینی قیام میں، جس کی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی اُس سے چھٹکارا ملے گا۔ دُنیا ہمیں نیچے نہیں کھینچ سکے گی۔

۱۳۔ دُوسروں کو اچھا دکھانے کی ضرورت یا اپنی کمزوریوں کو چھپانے کی کسی نقاب یا بناوٹی پہلو کی ضرورت نہ کوئی دھوکہ بازی، جھوٹ بولنا، بددیانتی اور نہ ہی کوئی فریب ہو گا۔ خدا کے اور لوگوں کے رُو برُو ہم خُود ہی ہوں گے۔

۱۴۔ گناہ اور شیطان کا ہمیں اپنی طرف کھینچنے سے آزادی ہو گی بلکہ راستبازی کی راہ پر چلنا، گناہ کا کوئی بوجھ نہ ہو گا بس زندہ دلی سے خوشی منانا ہو گا۔

آسمان کے ، فوائد جو خدا کی موجودگی سے ممکن ہوں جائیں گے۔

۱۔ تسلی اور تسکین، آسودگی اور راحت، مکمل تسلی، سب متواتر ملیں گے۔
۲۔ کثرت کی زندگی کی خصوصیات، کامل پیار، دیانتداری، خیر خواہی، اور راستبازی۔
۳۔ مکمل انصاف اور راستی ہو گی۔
۴۔ خدا کی خدمت۔ ہمارے عام کاموں کی اہمیت ہو گی، اور اسکا گہرا معنی خدائی ہو گا۔ ایک خوشگوار سلسلہ ہو گا جس میں انسان اور خدا برابر کام کرنے والے ہیں۔
۵۔ نفیس شرکت۔ ہم اپنے باپ کو رُو برُو دیکھیں گے۔ خدا کو جاننے کی از حد خواہش ہم سب کو ایک پیارے خاندان میں باندھ دے گی۔
۶۔ خدا کا اور زندگی کے ہر پہلو کا مکمل مکاشفہ ہو گا۔
۷۔ جیت۔ جب ہم مسیح کے ساتھ ہمیشہ اور ابتک حکمران ہوں گے تو ہمیں آخر کار آرام ملے گا۔

سبق نمبر ۳۔

خدُا کو جاننا ۔

" تیرا نام پاک مانا جائے ۔"

ہمارے لیئے یہ کتنا آسان ہے کہ ہم اپنی ضروری مناجات یا اپنی فکرات لیکر خدُا کی حضوری میں بھاگ کر چلے جائیں جس سے ہم اُسکو آگاہ کریں (جیسا کہ اُسکو یہ سب معلوم ہی نہیں) اور پھر ہم اُسکو یہ بھی بتائیں کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے

لیکن یسُوع ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اپنی دُعا ایسے شروع کریں، "ہمارے باپ جو آسمان میں ہے تیرا نام پاک مانا جائے"۔ اس طرح سے یہ ایک قوی اور دُعایہ زندگی کو تکمیل پہنچانے کے لئے ایک اہم قانون بن جاتا ہے۔ دُعا شروُع کرنے سے پہلے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی توجہ آسمانی باپ پر ڈالیں، اپنے آپ کو اُسکے سامنے پیش کریں، اپنے آپ کو اُسکی حکومت کے زیر کردیں اور یہ یاد رکھیں کہ وُہ کون ہے۔ جب ہم دُعا اسطرح شروُع کریں، تب ہمارے فکرات اُسکی مہربانی کی روشنی میں، خدُا کی بڑائی میں گم ہو جائیں گے۔ اُس خدُا کا ارشاد ہے کہ ہم اُسکے پاس دُعا کے ذریعہ پہنچیں۔

" تیرا نام پاک مانا جائے" جُملے کا معنہ کیا ہے؟ اسکو سمجھنے کے لئے ہمیں بائبل کی تاریخ ضرور دیکھنی چاہیئے۔
خدُا کا نام پرُانے وقتوں کے یہودیوں کے لیئے اتنا پاک تھا کہ وُہ یہ لفظ اپنے مُنہ پر نہیں لانا چاہتے تے تھے۔
جب وُہ پاک کلام کو اُونچا پڑھتے تھے، تُو وہ لفظ نہیں بولتے تھے جس میں چار حرف ہوں جو کہ نقل الفاظ ہیں، "جے ایچ ڈبلیو ایچ" ، جو کہ بعد میں "یہواہ" یا "یاوہے" بن گئے۔ جب وُہ نام تک پہنچ گئے تو اُنہوں نے لفظ "ایڈونائے" میں بدل دیا جسکا مطلب "خدُا تعالیٰ" ہے عام طور پر انگریزی بائبل میں "جے ایچ ڈبلیو ایچ" کا ترجمہ خدُا تعالیٰ ہے۔

جب ہم بائبل کے مطالعہ میں "تیرا نام" دیکھتے ہیں تو یہ لفظ صرف یہواہ کے لیئے استعمال نہیں ہوُا۔ خدُا کا "نام" بائبل کی نظر میں خدُا کی پوُری ہستی ہے۔ یعنی، اُسکے نام کو جاننا، اُسکے کردار کو جاننا، اُسکی شخصیت، اُسکا مزاج، اُسکا پیار، اُسکی رحمت، اُسکی طاقت کو جاننا ہے، مثلاً، جب زبُور کا مصنف، زبور ۹:۱۰ میں یوں لکھتا ہے، "وُہ جو تیرا نام جانتے ہیں تجھ پر توکل کرینگے" تو وُہ یہ کہ رہا ہے، "وُہ جو صیح معنوں میں جانتے ہیں کہ تُو کون ہے اور تُو کیا ہے، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں"۔

اسی طرح زبُور لکھنے والے نے جب زبُور ۲۰:۷ میں کہا، "کسی کو رتھوں کا اور کسی کو گھوڑوں پر بھروسہ ہے، پر ہم تو خدُاوند اپنے خدُا ہی کا نام لینگے۔" تو وُہ یہ کہ رہا تھا کہ اسرائیل نے خدُا کو جاننے میں فخر پایا اور اپنی شناخت اور طاقت پائی۔

خدا نے، بائبل کے الہام کے اثر سے اور اُن لوگوں کے تجربات کی وجہ سے جو اُسکے ساتھ چلے پھرے، اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ ان لوگوں میں ابراہیم، موسیٰ، داؤد، پطرس کو، اور نیا عہد نامہ کے رسوُل جیسے لوگ شامل تھے۔ بہت زور آوری سے خدا نے ہمیں اجازت دی کہ ہم اُسکو خدا کے مجسم ہونے کی وجہ سے جان لیں، " جو کہ اُسکے جلال کا سایہ اور اُسکی ذات کا نقش ..." ہے (عبرانیوں ۱:۳)۔ جیسا ہم خدا کا کردار سمجھتے ہیں جو ان ذریعوں سے ظاہر ہوُا ہے، اگر ہم اپنی زندگی میں اُسکے ہمراہ چلیں۔ جب ہم خدا کے علم میں بڑھتے ہیں جو اُسکے نام کو سچے طریقہ پر مقدس کہنے کے لیئے بُنیاد ہے۔

خدا کے نام کو مقدس کرنا، اس بنا پر اُسکو منوّر کرنا، اُسکو عظمت بخشنا اور احترام کرنا ہے کہ وُہ کون ہے۔ یہ ہم اُس وقت کرتے ہیں جب ہم اُسکی عبادت کرتے ہیں، اور اُسکی تعریف اور پختہ پیار کو تمام بائبل میں اور اپنی زندگیوں کے تجربہ میں دیکھ کر خُود کو یاد کرتے ہیں۔ اِس سبق میں دُعا کے اِس ضروری پہلے قدم پر ہم کچھ قریبی غور سے دیکھیں گے۔

۱۔ الف۔ جب ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں تو ہمارا نقطہ شعاع آسانی سے کیا ہو سکتا ہے؟

ب۔ خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم اپنے فکرات سے کریں؟ فلپیوں ۴:۶ ۔

۲۔ الف۔ دُعا کرنے سے پیشتر خدا کے نام کو "پاک" ماننے کا مطلب کیا ہے؟

ب۔ آپکے خیال میں یہ کیوں ضروری ہے؟

۳۔ شرح سے یہ پتہ لگتا ہے کہ کہ بائبل میں خدا کا "نام" خدا کا مکمل مجسم ہوتا ہے۔ اُسکے نام کو جاننا، اُسکے کردار کو، اُسکی ذات کو، اُسکی طبیعت کو، اُسکے پیار کو، اُسکے رحم کو، اُسکی طاقت، کو جاننا ہے۔ اس تصور کو بہتر جاننے کے لیئے، جس کسی کو آپ جانتے ہیں اور پیار کرتے ہیں، اُسکے متعلق سوچیے اور اُسکے بارے میں ذکر کریں۔

اِس شخص کے "نام" کو "پاک ماننا" اِن تمام خصوصیات کی عزت کرنا اور اُنکی تفصیل دینا ہے۔

۴۔ اپنی روُحانی سفر کے اِس موقعہ پر آپ کیا سمجھتے ہیں کہ خدا کے بارے میں سچ کیا ہے؟ آپ اُسکو کیسے بیان کریں گے؟

۵۔ بائبل کی بہت تحریروں میں سے زبُور ۱۴۵ ایک ہے جو خُدا کے نام کو پاک مانتا ہے۔ وُہ کونسے حِصّے ہیں جو اُسکے کردار اور اُسکی عظمت کا ذکر کرتے ہیں، اور تاکید کرتے ہیں کہ ہم اُس کی طرف جائیں جو ہمارا پیارا آسمانی باپ ہے؟

زبُور ۱۴۵:۱۔۷

زبُور الف ۱۴۵:۸۔۱۳

زبُور ب ۱۴۵:۱۴۔۱۶

زبُور ۱۴۵:۱۷۔۲۱

۶۔ نیچے دی ہُوئی آیت خُدا کا اصل وجود جو یسُوع میں ظاہر ہوتا ہے کیسے ذکر کرتی ہے؟

کُلسیوں ۱:۱۵۔۱۷، ۱۹

حوالہ: علامت نمبر ۲، "تمام تخلیق سے مقدم"، صفحہ ۲۹؟
فلپیوں ۲:۵۔۱۱

حوالہ: علامت نمبر ۲، "مسیح کو میری جگہ مرنا کیوں ضروری تھا؟" صفحہ ۲۰؟
یسعیاہ ۹:۶۔۷

۷۔ الف۔ جب ہم یسُوع کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں (اُسکے ساتھ قائم ہیں یا اُس میں قائم رہتے ہیں) تو جب ہم اُسکے "نام" سے دُعا کرتے ہیں، تو یسُوع ہمیں کیا وعدہ کرتا ہے؟

یُوحنا ۱۵:۷، ۱۶

ب۔ ہماری زندگی میں خُدا کے کردار کا کیا ثبوت ہے کہ ہم یسُوع میں قائم ہیں؟

یُوحنا ۱۵:۱۲

خلاصہ ۔

۸۔ خدا کے "نام" کا بائبل میں کیا مطلب ہے؟

۹۔ اسکے نام کو پاک کہنے کا مطلب کیا ہے؟

۱۰۔ نیچے دیئے ہوئے اشاروں سے آپ اسکے نام کو "پاک" کرنے میں بہتر طریقے کیسے تعمیر کر سکتے ہیں؟

بائبل کا مطالعہ ۔

ہر بات کے لیئے دُعا کرنے سے (فلپیوں ۴:۶)

یسوع مسیح کو اپنی زندگی کا مالک بنا دینے سے ۔

۱۱۔ اِس سبق میں آپ نے دُعائے ربانی کے جملہ "تیرا نام پاک مانا جائے" کے بارے میں کیا غور کیا ہے؟

خدا کی صفات کے لیئے اختیاری پڑھائی ۔

اسکی عظمت ۔ ا تواریخ ، ۲۹:۱۲
وفاداری ۔ زبور ، ۳۶:۵
بھلائی ۔ ناحوم ، ۱:۷
فضل ۔ رومیوں ، ۳:۲۳ ۔ ۲۴ (ططس ، ۳:۷)
حمایت اور صبر ۔ زبور ، ۱۰۳:۸
عظمت ۔ ۱۳۵:۳
پارسائی ۔ (پاکیزگی ، گناہ سے جدا) زبور ، ۹۹:۵ ، یسعیاہ ، ۶:۱۹
اٹل ہونا (وہ بدلتا نہیں) ۔ زبور ، ۱۰۲:۲۶ (عبرانیوں ، ۱۳:۸)
ناطرفداری ۔ ایوب ، ۳۴:۱۹ (اعمال ، ۱۰:۳۴ ۔ ۳۵)
انصاف ۔ زبور ، ۳۳:۵
محبت ۔ یوحنا ، ۳:۱۶
رحمت ۔ زبور ، ۱۰۳:۱۰ ۔ ۱۲ (نوحہ ، ۳:۲۲ ۔ ۲۳)

قادرِ مطلق ۔ لُوقا ۱،۳۷ (ایُوب ۔ ۴۲،۲)
سب جگہ حاضر ۔ زبُور ۔ ۱۳۹،۷-۱۰
ہر بات سے واقف ۔ عبرانیوں ۔ ۴،۱۳ (ایُوب ۔ ۳۴،۲۱)
پروردگاری (فکر) ____
ضرورت مہیا کرنا ۔ فلپیوں ۔ ۴،۱۹
پناہ دینا ۔ زبُور ۔ ۹۱،۴
نگہبانی کرنا ۔ امثال ۔ ۲،۸
راستبازی ۔ استشنا ۔ ۳۲،۴
بادشاہی ۔ دانی ایل ۔ ۴،۳۰-۳۴
اُسکے طریقِ عمل اور قوانین ۔ زبُور ۔ ۱۸،۳۰ ، زبُور ۔ ۱۹،۷-۱۱
فہم ۔ زبُور ۔ ۱۴۷،۵ (۱ تواریخ ۔ ب ۲۸،۹)
دانائی ۔ یسعیاہ ۔ ۲۸،۲۹ (یعقُوب ۔ ۱،۵)

دیگر مُطالعہ کے لیئے : اے ، ٹوزر کی کتاب ، " متبرک کا علم " ، جے ، آئی ، پیکر کی کتاب ، " خُدا کو جانتے ہوُئے " اور ، جے بی ، فلپس کی کتاب ، " تمہارا خُدا بہت چھوٹا ہے " (کُتب انگریزی زبان میں)

سبق ۳ ۔ علامات ۔

۱ ۔ خُدا نے اُن لوگوں کے تجربات کی بنا پر جو اُسکے ساتھ ساتھ تھے اپنے آپ کو ظاہر کیا ۔ جب ابراہیم ننانوے برس کا ہوُا تب اُس نے خُدا کو خُدا تعالیٰ پایا ۔ جبکہ سارہ جو کہ نوے سال کی تھی اس قابل بنایا کہ وُہ اضحاق کو جنم دے ، جس کی وراثت کا وعدہ عرصہ سے کیا گیا تھا (پیدائش ۔ ۱۷،۱) ۔ کچھُ عرصہ بعد ، ناٹکی کہانی میں جبکہ ابراہیم خُدا کو مانتے ہوُئے اُس بات پر رضامند ہوگیا کہ اپنا بیٹا قربان کردے ، سردار قبیلہ نے یہ معلوم کرلیا کہ خُدا ، خُدُ قربانی کا وسیلہ پیدا کرتا ہے (پیدائش ۔ ۲۲،۱۴) ۔ چار سو سال بعد ، خُدا نے موُسیٰ کو جلتی جھاڑی میں یہ ظاہر کیا کہ فقط وُہ ہی خُدا اور واحد خُدا ، ازلی خُدا ہے ، وُہ جو کہتا ہے " میں ہوُں " وُہ خُدا جو " جے ایچ ڈبلیو ایچ " کے نام سے پکارا نہیں جاسکتا ۔ اسکے بعد ، خروُج کی کہانی میں جبکہ اسرائیلی ویرانے میں بھٹکے ، خُدا نے اپنے آپ کو یہ مثالیں دے کر ظاہر کیا ، " میں خُداوند تیرا شافی ہوُں " (خروُج ۔ ۱۵،۲۶-۲۷) ، " خُدا ہمارا جھنڈا " اور " فتح " ہے (خروُج ۔ ۱۷،۸-۱۵) ۔ کچھُ عرصہ کے بعد جدعون نے یہ معلوم کیا کہ خُدا ہماری سلامتی ہے ۔ (قُضاۃ ۔ ۶،۲۲-۲۴) ۔

یسعیاہ نے پیش بینی سے خدا جو آنے والا ہے اُسکا مکاشفہ فرق دیکھا۔ "اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔۔۔ اور نام عجیب مُشیر خدایِ قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ ہوگا۔" (یسعیاہ ۹:۶)

سات سو سال بعد، یوسف پر جب وہ دُکھی تھا فرشتہ نازل ہوا، اور اُسے کہا، "اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لانے سے نہ ڈر کیونکہ جو اُسکے پیٹ میں ہے وہ روحُ القدس کی قُدرت سے ہے۔۔۔ اُسکا نام یسُوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے نجات دیگا۔" (متی ۱:۲۰-۲۱)۔ یسُوع کا مطلب ہے، "یاوہ جو بچاتا ہے" یا، "یاوہ مُکتی ہے۔" مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد، پطرس روحُ القدس سے لبریز، ہزاروں سے یوں مخاطب ہوا، "اور کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جسکے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔" (اعمال ۴:۱۲)۔ پولوس نے وعدہ کیا کہ "۔۔۔خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ یسُوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جُھکے، آسمان پر یا زمین پر۔" (فلپیوں ۲:۹-۱۰)

ان اور دوسرے بائبل کے مکاشفات کے ذریعوں سے ہم یہ پڑھتے ہیں کہ خدا کون ہے۔ جب ہم خدا کے ساتھ چلتے ہیں تو ہم ذاتی طور پر اُسکو جاننے کے علم میں بڑھتے ہیں کہ وہ واقعی خدا تعالیٰ ہے، ابتک رہنے والا، شفا بخشنے والا، فتح اور اَمن دینے والا، ضرورت مہیا کرنے والا ہے۔ ان سب سے بالاتر اُسکا نام یسُوع ہے۔

۲۔ "تمام مخلوکات کا پہلوٹھا" (کلسیوں ۱:۱۵) بائبل کے عالم میں جسطرح پہلوٹھے کے چند حقوق اور اختیارات ہوتے ہیں، اُسی طرح تمام مخلوکات کے رشتے میں یسُوع کے چند حقوق تھے۔ فوقیت، ترجیح، بادشاہت۔

سبق ۴ ۔

خدا کی عمدہ اور مکمل خواہش

" تیری بادشاہی آئے ، تیری مرضی پوری ہو ۔"

تمام بائیبل خدا کا اولین مقصد ظاہر کرتی ہے ، کہ خدا کی خدا ترس بادشاہی زمین پر قائم ہو ۔ بائیبل بتاتی ہے کہ جہاں یہ حکومت خدا کی مرضی سے پورے طور پر قائم ہو جاتی ہے وہاں ایک دن کل بادشاہی اور ممالک اُس کی وجہ سے بدل جائیں گی (دانی ایل ، ۷:۲۷) ۔ اسمیں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ خدا کی بہت کوشش سے لوگ اُسکی بادشاہی کی طرف آجائیں گے وہ لوگ جو اس بات پر رضامند ہیں کہ اپنی زندگیوں کا راج ترک کر دیں اور خدا کے مقرر کیئے ہوئے بادشاہ خدا تعالیٰ یسوع مسیح کے تابع ہو جائیں ۔

یسوع دیئے ہوئے کے واعظ خدا کی بادشاہی پر روشنی ڈالتے ہیں ۔ متی ، ۹:۳۵ میں لکھا ہے ،
" یسوع سب شہروں اور گاوں میں پھرتا رہا اور اُنکے عبادتخانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دور کرتا رہا " ، " توبہ کرو ، کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک ہے " " خدا کی بادشاہی اس طرح کی ہے ..." اور ، " پہلے خدا کی بادشاہی اور اُسکی راستبازی کی تلاش کرو ۔ خدا کے ارشادات میں ایسے جملے عام تھے ۔

اُسکے جی اُٹھنے کے بعد ، یسوع اس پہلو پر روشنی ڈالتا رہا ۔ اعمال ، ۱:۳ میں یوں درج کیا ہے ،
" اُسنے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر زندہ ظاہر بھی کیا ، چنانچہ وہ چالیس دن تک اُنہیں نظر آتا اور خدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا ۔"

جب یسوع نے ہمیں دُعا کرنا بتایا " تیری بادشاہی آئے ، تیری مرضی پوری ہو " تو وہ ہمیں بتا رہا تھا کہ جب ہم دُعا کو شروع کریں ، ہماری توجہ ، خدا کے مکمل مقصد پر ہونی چاہیئے کہ خدا کی خدا ترس بادشاہی قائم ہو ، ایک دن نہ صرف زمین پر ، بلکہ آج ہی ہمارے دلوں میں بھی ۔

خدا کا اپنی بادشاہی قائم کرنے کا مُدعا پیدائش کی کتاب سے ہی شروع ہو جاتا ہے ۔ یوں کہ اُسنے انسان کو اپنی شبیہ کی مانند بنایا تاکہ اُسکے ساتھ ذاتی رشتہ بن جانے کی گنجائش بن جائے ۔ لیکن پیدائش کی کتاب بتاتی ہے کہ انسان نے یہ فیصلہ کیا کہ خدا تعالیٰ کو اُسکی اصل جگہ سے جو خدا کی ہے ، اُس سے بے اختیار کیا جائے ۔ سانپ کے اُکسانے پر اُس سے زیر ہوتے ہوئے آدم اور حوّا نے یہ جاننے کے لیئے کہ صحیح اور غلط کیا ہے خدا کے اختیار کو ناحق کر دیا ۔ الوریٹ قلمؔ لکھتے ہیں ۔

" خدا نے کہا ایک خاص درخت سے کھانا غلط ہے "۔ آدم اور حوّا نے کہا ۔ " نہیں یہ غلط نہیں ، یہ ٹھیک ہے ۔" (دیکھئے ، پیدائش ، ۱۷-۱۶:۲ ؛ ۷-۱:۳) وُہ اور ہم ، سب اُنکی مثال پر ایک میعار بن گئے جس کی بنا پر ، اچھا اور بُرا ، صحیح اور غلط کی رائے قائم کی جاتی ہے ۔ ہم اپنی آزادی خدا کی مرضی اور اُسکے مقصد کے خلاف نافذ کرتے ہیں ۔ ہم رقیب بادشاہی قائم کرتے ہیں جن میں ہم بادشاہ ہوتے ہیں اور دوُسروں کو اپنی مرضی اور مقاصد منوا لیتے ہیں ۔ اسطرح دُنیا کے ہر حصے میں لاکھوں حکومتیں خدا کی بادشاہی کی رقیب ہیں ، جہاں لوگ اپنی مرضی سے اُسکی بادشاہی کے زیر نہیں رہیں گے ۔ اِسطرح اَبتری ہے ۔ تب یسوعؔ نے کہا ، " تیری بادشاہی آئے ..."

پیدائش کی کتاب میں گر جانے کے قصہ کو لکھنے کے بعد ، بائبل کا بقیہ حصہ یہ بتاتا ہے کہ خدا نے آدمی کو رہا کرنے کے لیئے اور اصلی بادشاہی کو بحال کرنے کے لیئے اقدام اُٹھائے تاکہ آدمی ہمیشہ زندہ رہے ۔ اُسنے یہ اسطرح کیا کہ ایک آدمی کو ابراہیم پکارا ، جس کے قوم کے باپ ہونے کی حصیت سے ایک مُنجی آئے ۔ رومیوں ، ۲۱-۱۲:۵ میں یوں لکھا یا ہے کہ جس طرح تمام لوگ ایک آدمی آدم ، کی وجہ سے خدا کی بادشاہی سے گر گئے ، اُسی طرح ، ایک آدمی یسوعؔ ، کی وجہ سے ہم سب اُسکی بادشاہی میں دوبارہ داخل ہو سکتے ہیں ۔ رومیوں کی انجیل میں لکھا ہے کہ جب ہم یسوعؔ کی تبادلہ والی موت پر اپنے گناہ کی معافی کا بھروسہ کرتے ہیں ، ہمیں خدا کے آگے اُسکی راستبازی کا تحفہ دیا جاتا ہے ۔ نہ صرف یہ بلکہ خدا اپنی روُح ہمیں دیتا ہے تاکہ ہم اُسکی مرضی بجا لانے کے باعث ہوں تاکہ یہ ممکن ہو جائے کہ خدا کی عالی طاقت ہمارے دِلوں پر حاوی ہو جائے ۔

سب لوگ جو یہ چاہتے ہیں خدا کی بحال شدہ بادشاہی قائم کرتے ہیں، اور ایک دن زمین پر خدا کی دوبارہ قائم کی ہوئی بادشاہی کے حصہ دار ہوں گے۔ یوحنا، مکاشفہ کے مصنف، نے جب مستقبل کا نظارہ دیکھا جب یسوع مسیح اپنی بادشاہی کو مضبوط بنانے کے لئے لوٹے گا، تو اُسنے لکھا، "دیکھو وُہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسے دیکھے گی..." (مکاشفہ ۱:۷)۔

پس خلوص دل سے دُعا کرنا، "تیری بادشاہی آئے، تیری مرضی پوُری ہو" پہلے یہ قبوُل کرتا ہے کہ خدا اِس دُنیا کا بادشاہ ہے جو ہم ابھی تو نہیں دیکھتے لیکن اُس وقت دیکھیں گے جب ہم یسوُع کو اپنے دل میں بیٹھنے دیں گے۔ معلوم تو یہ کرنا ہے کہ کسی بھی قیمت پر، اچھے اور مکمل پیارے آسمانی باپ کی مرضی کی پیروی کیسے کرنا چاہیئے۔

افسوس ہے کہ ہزاروں لوگ یہ دُعا روزانہ دہراتے ہیں، پر حقیقت میں بغیر یقین لائے۔ ہر ایک کے لیئے جو یہ دُعا دہراتا ہے، یہ سوال ہونا چاہیئے۔ کیا یسوُع مسیح میرے دِل میں بسا ہے۔ کیا میں آج زمین پر خدا کی بادشاہ کا حصہ دار بنوں گا؟

۱۔ الف۔ نظم کی شرح میں آدمی کے گر جانے کے نظریہ کو دہراو۔ اُسکی تحریر میں ہماری دُنیا کے مسائل اور ہماری ذاتی زندگیوں میں کیا خاص بات نظر آتی ہے؟

ب۔ اِس روشنی میں یہ کیوں ضروری ہے کہ ہم اپنی دُعا خدا کی بادشاہی اور اُسکی مرضی کے سپُرد کرتے ہوئے شروع کریں؟۔

۲۔ الف۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہی، خدا تعلیٰ کی صورت میں کیسی ہو گی؟

ب۔ یہ آیات کیا تجویز کرتیں ہیں؟

زبُور ۴۵:۶

دانی ایل ۷:۲۷

یسوع نے زمین پر خدا کی بادشاہی کے مستقبل کے بارے میں کلام کرتے ہوئے یہ کہا کہ "... خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے" (لوقا، ۱۷:۲۱)۔ اُن لوگوں کے دلوں اور زندگیوں میں جو خدا کی مرضی کو ماضی حال میں ڈھونڈتے ہیں۔ جب ہم اپنے خیالات کو، کلمات کو اور دید کو، خدا کی بادشاہی تعمیر کرنے کے لیئے ڈھونڈتے ہیں، تو روح القدس ہمارے اندر کیا پیدا کرتا ہے؟

متی، ۱۸:۱-۴

متی، ۲۲:۳۷-۳۹

گلتیوں، ۵:۲۲-۲۳،۲۵

۴۔ الف۔ "تیری بادشاہی آئے" کے ساتھ یسوع نے دُعا کرنے میں یہ بھی سکھایا، "تیری مرضی پوُری ہو"۔ رومیوں، ب ۱۲:۲ میں خدا کی مرضی کا ذکر کیسے کیا ہے؟

ب۔ ہم اِس قابل کیسے ہو سکتے ہیں کہ یہ معلوم کرلیں کہ چھوٹے یا بڑے فیصلوں میں خدا کی کیا ہدایت ہے؟

رومیوں، الف ۱۲:۱-۲

امثال، ۳:۵-۶ (فلپیوں، ۴:۶)

قوس میں دیئے حوالات لازمی نہیں۔

زبور، ۱۱۹:۱۰۵ (۲ تیمتھیس، ۳:۱۶)

حوالہ، علامت ۲، "خدا کی مرضی کا امتیاز کرنا"، صفحہ ۳۱

۵ - الف - یسُوع نے کِس کو وعدہ کیا کہ وُہ ہمیں خدُا کی مرضی پُوری کرنے میں مدد کرے گا؟
یُوحنّا ، ۱۴: ۱۳؛ ۱۶: ۱۲-۱۴

حوالہ - علامت ۳ ، " روُح القدُس " ، صفحہ - ۳۸

ب - ۱ - کرُنتھیوں ، ۲: ۱۰ب (۱۱-۱۲) کے مُطابق روُح القدُس ہمیں کیا بتاتا ہے ؟

۶ - بائیبل ، خدُا کی مرضی پر ، دو باتوں کا ذکر کرتی ہے - (۱) وُہ قانون یا راہبری کے رستے جِن کے ذریعہ ہم زندہ رہ سکتے ہیں ، اور (۲) تواریخ میں اور ہماری روزانہ زندگیوں میں خدُا کی مرضی -
ہماری زندگیوں کے لیئے خدُا کی راہبری کی سچّائی کیا ہے ؟

زبُور ، ۱۹: ۷-۱۱

۷ - جب ہم راہبری کے زیر زندگی بسر کرتے ہیں تو زبُور ، ۲۳: ۱ (۱-۲) کے مطابق کیا نتیجہ ہوتا ہے ؟
جب زندگی کی راہ مشکل ، اُلجھی ہو ، یا بوجھ سے دَبی ہو ، تو ہم کِس چیز پر یقین کر سکتے ہیں ؟

۸ - بائیبل خدُا کی مرضی کا ذکر ، اُسکی بادشاہی کا ذکر تواریخ میں اور دوُسرے حالات میں بھی کرتی ہے -
جب زندگی کی راہ کٹھن ہو ، پریشانی ہو ، یا بوجھ سے لدی ہو ، تو ہم کِس چیز پر یقین کر سکتے ہیں ؟
زبُور ، ۱۸: ۳۰

یسعیاہ ، ۵۵: ۸-۹

رومیوں ، ۸: ۲۸

رومیوں ، ۸: ۳۱-۳۲

حوالہ - علامت ۴ ، "مشکل اوقات پر خدُا میں بھروسہ کرنا" ، صفحہ ۳۲

۹ ۔ جو لوگ خلوص دِل سے دُعا مانگتے ہیں " تیری بادشاہی آئے ۔ تیری مرضی پُوری ہو " خدُا کا کلام اُنکو کیا وعدہ کرتا ہے ؟

زبُور ۔ ۲۳:۶

زبُور ۔ ۳۲:۸

خلاُصہ ۔

۱۰ ۔ بہت لوگ یہ سوچتے ہیں کہ اگر وُہ خدُا کو اپنی زندگیوں کا مالک بننے دیں تو وُہ اُنکی زندگیوں کو دو بھر کر دیگا ۔ اِس سبق میں اپنے کو اُسے سپرُد کرنے پر آپ نے انعام پانے کے بارے میں کیا دیکھا ہے ؟

۱۱ ۔ خلوص دِل سے دُعا کرنا " تیری بادشاہی آئے " کا مطلب اور " تیری مرضی پُوری ہو " کا کیا مطلب ہے ؟

۱۲ ۔ پُورے دھیان سے دُعا کو اِسطرح شرُوع کرنا کیوں ضروری ہے ؟

سبق ۴ ۔ علامات

۱ ۔ ایورٹ ایل فلم ، " دُعائے ربانی میں جینا " ، صفحہ ۵۰

۲ ۔ " خدا کی مرضی کا اِمتیاز کرنا " ۔ ایورٹ فلم کہتا ہے : کسی بات کے لیئے خدا کی مرضی کا اِمتیاز کرنے کے لیئے میں یہ کہتا ہوں ، " خدایا میں یہ نہیں کرنا چاہتا اگر تو نہ چاہے ، اگر تو چاہتا ہے کہ میں کروں تو میرے دل کو رجُوع کر ۔ اگر تو نہیں چاہتا کہ میں نہ کروں تو میرے دل کو رجوُع نہ کر ۔ " اسکے بعد میں اپنی بیوی سے ، دوستوں سے ، آزمائے ہوئے صلاح کاروں سے بات کرتا ہوں ۔ اور سب سے ضروری ، میں خدا کا دیا ہوا دماغ استعمال کرتا ہوں اور فرق طریقے غور کرتا ہوں ۔ رفتہ رفتہ حل نکل آتے ہیں ۔ مجھے ایک معقول خواہش کا پتہ لگ جاتا ہے اور ایک بھروسہ میرے اندر پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اِس طرف یا اُس طرف جاؤں "

" دُعائے ربّانی میں جینا " ، صفحہ ، ۶۵ ۔

قلپ کیلر ، خدا کی مرضی کی اِمتیاز کی راہبری کے لیئے ، (سات) رستے بتاتا ہے :

۱ ۔ کیا یہ خدا کی بتائی ہوئی یا بائیبل میں لکھی ہوئی بات سے قطعاً متّفق ہے ؟ اگر ہے تو ٹھیک ، نہیں تو مت کرو ۔

۲ ۔ کیا آپ نے ایسا موقعہ پہلے بھی دیکھا ؟ اگر دیکھا تو خدا نے اپنی مرضی کیسے ظاہر کی تھی ؟ اگر آپ نے غلطی کی تو اسکو نہ دہرائیں ۔

۳ ۔ اگر فیصلہ کرنا مشکل ہے اور آپکی حد سے دوُر ، تو عقلمند اور سمجھدار صلح کار ، خدا پرست کی دُعا لیجیئے جو جانتے ہیں کہ خدا کی مرضی کیسے معلوم کرنا چاہیئے ۔

۴ ۔ اس بات کو خاموش لیکن سنجیدہ دُعا بناؤ ۔ خدا سے جو تمہارا باپ ہے ، اسکی روُح القدس سے پوچھو کہ صاف طور سے دل کے اندرونی عقیدہ سے آپ کے لیئے درُست عمل کیا ہو گا ۔

۵ ۔ ہمارے باپ نے ہمیں عمدہ اور مفید علم دیا تا کہ ہم اِسے استعمال کریں ۔ ہم اِسکو خطرہ کے ساتھ درگزُر کر دیتے ہیں ۔

۶ ۔ اِس حالت میں گھرے ہوئے حادثات اور مہینوں کا انتظار کرو جو ایسے بدل جائیں کہ ہمارے دماغ پر اثر پڑے کہ ہم خدا کی مرضی جانچ سکیں ۔ وقت خوُد ہی بہت فیصلوں کو سمیٹ لیتا ہے ۔ ہم بے چینی اور جلد بازی کی طرف مائیل ہوتے ہیں ۔ خدا تو شاذ و نادر ایسے معاملوں میں جلدی کرتا ہے ۔

۷ ۔ وقت گزُرنے پر پیش بینی سے بتائے ہوُا رستہ کو دیکھو ، یہ سب کچھ رضامندی سے ہونا چاہیئے اِس خوُشی میں کہ اسکی مرضی سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا ہے اور اِس سلسلے میں اطمینان ہے ۔ یا تو دروازہ کھُلے گا یا بند ہو جائے گا ۔

" ایک دُنیادار دُعائے ربّانی پر غور کرتا ہے " صفحات ، ۸۴ ۔ ۸۳

مرحوم ڈاکٹر بل رایٹ نے سکھایا اور ایک اصول کو "معقول دماغ کا اصول" کہلایا۔ ایک صفحہ کے اُوپر لکھیئے، ۲ تمتھیس ۱:۷، "خدا نے ہمیں دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی رُوح دی ہے۔" پھر، کھلے سوچ بچار سے، جتنا بھی ایمانداری اور ظاہری طریقہ سے ممکن ہو، خدا کے حضور، اپنے کاموں کی فہرست بنائیں جس میں وُہ اعمل ہوں جو آپ کے حق میں ہوں یا آپکے خلاف، تب خدا سے راہبری کے لیئے پُوچھیئے۔ کافی دفعہ گواہی بے حد حق میں یا فیصلہ کے خلاف بھی ہوتی ہے۔

۳۔ رُوح القدُس۔ خدا نے خدؔ کو بائبل میں تثلیث کہا ہے، تین پاک ہستیاں (باپ، بیٹا، اور رُوح القدُس)، سب میں وُہی خدائی خاصیت۔ رُوح القدُس، جو کہ تثلیث کی تیسری ہستی سے جانا جاتا ہے، ہر اُس شخص کے اندر بستا ہے جو یسُوع کو زاتی طور پر قبوُل کرتا ہے۔ یوُحنا، ۱۴:۱۶-۱۷، ۱۳،۱۲:۱۶، رومیوں، ۸:۹)۔ بائبل رُوح القدُس کو مقصد کا فعل نہیں بلکہ بطور آدمی ظاہر کرتی ہے، ایک واضح ہستی جیسا۔ یُوحنا ۳ میں یسُوع نیکدُمس کو بتاتا ہے کہ رُوح القدُس سے ایمان لانے والے میں نیا جنم، نئے سرے سے یا روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ جبکہ ہم رُوح القدُس کو دیکھ نہیں سکتے، اُسکے ثبوت دیکھ سکتے ہیں۔ (یُوحنا، ۸:۳)۔ جب ہم خدا سے پُوچھتے ہیں (لُوقا، ۱۳:۱۱) کہ ہمیں اپنے رُوح القدُس سے "معمور" کرے، (افسیوں، ب ۵:۱۸)، تو وُہ فطرتی قوتوں سے بالاتر ہو کر ہمیں سکھاتا اور طاقت دیتا ہے کہ مسیحی زندگی بسر کریں، گلتیوں، ۵:۲۲-۲۳، افسیوں، ۳:۱۶-۲۰؛ حزقی ایل، ۳۶:۲۶-۲۷)۔ کبھی کبھار بائبل اس بات کو "مسیح تم میں" سے حوالہ دیتی ہے۔ (کلُسیوں، ب ۱:۲۷)۔ علامت ۳ دیکھو، "رُوح القدُس کے کام"، صفحہ ۲۷۔

۴۔ "خدا کا کڑی مشکل اوقات پر بھروسہ کرنا"۔ سی۔ ایچ۔ ویلش لکھتا ہے، "خدا تعالیٰ نے شاید یہ پروگرام تو نہ بنایا، کہ یہ ہم پر حاوی ہو جائے، مگر اُسنے یقیناً اجازت تو ضرور دی۔ اس لئے حالانکہ یہ ایک دُشمن کا حملہ ہے جب تک وُہ مجھ تک پہنچتا ہے، اسکو خدا تعالیٰ کی اجازت ہے اور اسلئے سب ٹھیک ہے۔ وُہ زندگی کے تمام تجربات کے ساتھ سب کام ہمیشہ کے لیئے درست کر دے گا"۔

روُتھ مائیر، اپنی کتاب، "ستائش کے ۳۱ دن" صفحہ ۱۲۷-۱۲۹ میں یوُں لکھتی ہیں، "ستائش تمہاری واقفیت میں اضافہ کرتی ہے، خدا کی برکات تکلیف دینے والے حالات میں چھپی ہوتی ہیں۔ ستائش کے ذریعے تم اپنی توجہ خدا پر لگاؤ..... تم اپنی مشکلات ایک نئے زاویہ سے دیکھو گے، تم انکو طاقتور، لامحدود خدا سے نسبت دو گے۔ تم انکو رائی کی پہاڑی کے بجائے ایک پہاڑ دیکھو گے، رُکاوٹوں کی بجائے موقع، ٹھوک کھانے کے پتھروں کی بجائے پتھر دیکھو گے جو آگے بڑھنے میں مدد دیں..... نئی جیت کی تمہید ہوگی، خدا کے معجزوں کے ادھورے اشیا دیکھو گے۔"

"ستائش کے ۳۱ دن"، صفحہ، ۱۲۷-۱۲۹۔

حصہ دوُسرا۔ ہماری ضروریات اور مشکلات پر مرکزِ توجہ

سبق ۵۔

مانگو، ڈھونڈو، کھٹکھٹاؤ

" ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ "

مسیحی کے لیئے اس سے زیادہ حیرت انگیز بات اور نہیں ہو سکتی کہ ہمارے دل میں جو بھی ہے ہم اُسی حالت میں خدا کے پاس اُسکی بے روک دعوت پر اُسکے پاس جا سکتے ہیں۔ اب تک، یسوُع نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم دُعا شروع کرنے سے پہلے خدا کو اُسکے خاص بلند مقام پر دیکھیں اور اُسکے پاس آئیں جس طرح اپنے پیارے آسمانی باپ کے پاس جائیں جسکی بادشاہی ہم ہر حالت میں تلاش کرتے ہیں۔ یہ ہمیں صحیح دماغی وضع میں لے آتا ہے تاکہ ہم کھلے طور پر اپنی ضروریات اور فکرات پر غور کر سکیں اور اپنی درخواست اُسکے سامنے رکھ دیں۔ یسوُع ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا یہ سب کچھ خیر مقدم کرتا ہے، اور ہمیں سننے کے لیئے، ضرورت مہیا کرنے کے لیئے، راستہ دکھانے کے لیئے، اور حفاظت کرنے کے لیئے، ہمیشہ دستیاب ہے۔ دُعائے ربانی کے اِس دوُسرے حصہ میں یسوُع ہم سے خدا کے رشتہ پر اس نظریہ سے خطاب کرتا ہے۔

اس حصہ میں یسوُع اس گزارش سے شروُع کرتا ہے، " ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ " " روٹی " کا لفظ یقیناً جسمانی پرورش منسوب کرتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ ہماری تمام ضروریات کے لیئے۔ جسمانی، جزباتی، اور روُحانی۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اُسکی طرف دیکھیں کہ وُہ ہی ضروریات مہیا کرنے والا واحد سرچشمہ ہے، کیونکہ زندہ رہنے کے لیئے ہمیں جو " مکمل " زندگی چاہیئے اُسکو دینے کے لیئے یسوُع آیا۔ (یوُحنا، ب ۱۰:۱۰)۔ جبکہ ہماری مدد کے لیئے وُہ ایک دوست استعمال کرلے، یا ایک ڈاکٹر ہمیں صحت دینے کے لیئے، یا ایک نوکری ہماری ضرورت مہیا کرنے کے لیئے، لیکن " ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام " خدا سے آتے ہیں۔ (یعقوب، ۱:۱۷)۔ جب ہم اُسکے پاس بچہ کا سا ایمان لے کر آتے ہیں، وُہ ہمیں زندگی کی ہر رکاوٹوں سے پار لے جانے کا وعدہ کرتا ہے، ترتیب دیتے ہوُئے وُہ ہمیں " روٹی " دیتا ہے جو ہمیں ہر دن، روز بروز چاہیئے۔

بڑی اہمیت سے خدا پر اِس قسم کا سہارا اور ہماری ضروریات کے لیئے کُھلی بات چیت ، ہماری گہری روحانی ضروریات ، سب ہمارے پیدا کرنے والے کی شرکت سے مِل جاتی ہیں۔ پانچویں صدی کے علم دین آگسٹین نے لکھا،

" آے خدا آپنے ہمیں اپنے لیئے بنایا ، ہمارے دِل بے چین ہیں جب تک وُہ تجھ میں آرام نہ پا لیں۔"
جیسے ہم خدا سے سب باتوں کے لیئے کلام کرنا سیکھتے ہیں ، خدا ہی کے پروگرام سے اُسکے ساتھ رشتہ بننے کی وجہ سے ہم اُسمیں آرام پائیں گے۔

یسُوع نے کہا: " میں زندگی کی روٹی ہُوں ، جو میرے پاس آئے گا وُہ ہرگز بھُوکا نہ ہو گا اور جو مُجھ پر ایمان لائے وُہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔" (یُوحنا ، ۶:۳۵)۔ صلیب پر اُسکی موت کی وجہ سے ، یسُوع نے رستہ بنا دیا کہ ہم خدا کے قریب ہو جائیں اور اُس سے موافقت کر لیں کیونکہ وُہ ہمارا پیارا آسمانی باپ ہے ۔
جب ہم روزانہ خدا تعالیٰ سے دُعا کے لیئے اور بائبل پر غور کرنے کے لیئے ملتے ہیں ، ہماری رُوحوں کو خوراک ملتی ہے ، ہماری روحانی پیاس بجھُ جاتی ہے اور ہماری زندگی کو سہارا مِل جاتا ہے ۔ نا صرف یہ بلکہ ہمارے اندر اُسکی رُوح جو یسُوع کے ساتھ بسر کرتی ہے وُہ اُسکو استعمال کرتا ہے تاکہ وُہ ہمکو اپنی شکل میں بدل دے اور طاقت بخشے تاکہ خدا کے پیار اور اُسکے فضل سے ہم دُوسروں تک پہنچیں۔

پولُوس نے لکھا: " میرا خدا اپنی دولت کے مُوافق جلال سے مسیح یسُوع میں تُمہاری ہر ایک احتیاج رفع کرے گا۔" (فلپیوں ، ۴:۱۹)۔ یسُوع نے کہا: " مانگو تو تمکو دیا جائے گا ، ڈھونڈو تو پاؤ گے ، دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔" (متی ، ۷:۷)۔ دُعا کرنا ، " آج کی روٹی ہمیں آج دے " خدا سے سب ضروریات لینا ہے ـــــ جسمانی ، جذباتی اور روحانی ـــــ یہ جانتے ہُوئے کہ وُہ یہ سب کرنے کو حاضر ہے ، آج اور آنے والے ہر دِن کے لیئے۔

۱۔ الف ۔ لوگ جب اپنی ضروریات خدا کے پاس نہیں لے جانا چاہتے تو وُہ کیا کرتے ہیں ؟

ب ۔ متی ، ۶:۲۵-۳۴ ہمیں کیا بتاتا ہے کہ ہم اپنی ضروریات سے کیا " نہ " کریں اور کیوں ؟

پ۔ اِسکے علاوہ ہمیں کیا کرنا بتایا ہے ؟

متی ، ۶: ۳۳

فلپیّوں ، ۴: ۶-۷

۲۔ الف۔ نیچے دی ہوئی آیات ہمارے لیئے خدا کی رہنمائی کی وسعت کیسے بتاتی ہیں ؟

زبُور ، ۱۲۱: ۳ سے ۸

لوُقا ، الف ۱۲: ۷

ب۔ خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم اپنی ضروریات اور فکرات کے لیئے کریں ؟

زبُور ، ۴: ۸

لوُقا ، ۱۸: ۱ (تھسلنیکیوں ، ۵: ۱۷)

قوس میں ( ) دی آیات لازمی نہیں ۔

عبرانیوں ، ۴: ۱۶

۳۔ الف ۔ جب ہم اپنی ضروریات اور فکرات خدا کے پاس لاتے ہیں تو یہ عبارتیں ہمیں کیا یاد کراتی ہیں ؟

اعمال ، الف ۲۸:۱۷

۲ کرنتھیوں ، ۵ : ۳

یعقوب ، ۱:۱۷ (یوحنا ، ۳:۲۷)

ب ۔ موسیٰ نے اسرائیل کو کیسے خبردار کیا کہ ہم اُسپر دھیان دیں ؟

استثنا ، الف ۸ : ۱۸-۱۷ ، ۱۳۱ ، ۱۰-۸

۴۔ ۴۰ برس کے لیئے خدا نے قدرت بالا سے لاکھوں کے لیئے اسرائیلوں کے لیئے بیابان میں خوراک مہیا کی۔
خروج ، ۳۵ : ۳۱ ، ۲۶ ، ۱۴-۲۶ ، ۱۲:۱۶ کو پڑھیئے ۔

الف ۔ مَن کتنی بار آیا؟

ب ۔ انہوں نے اکٹھا کب کیا ؟

پ ۔ یہ کتنی دیر تک استعمال ہوا ؟

ت ۔ اُنہوں نے خدا کے اِس طریقے سے انکو مُہیا کرنے سے کیا سیکھا ؟

۵۔ الف۔ خدا نے خدا کو یوحنا ۲:۳۲-۳۵ میں کیسے بتایا ہے؟

ب۔ یوحنا ۱۵:۶،۴۷-۵۱ میں یسوع نے اور کیا وعدہ کیا؟

حوالہ۔ علامت ۲، "یسوع کو مرنا ضرور کیوں تھا"؟، صفحہ ۲

۶۔ الف۔ جب ہم اپنا ایمان اُسکی نجات پر رکھتے ہیں یسوع ہمیں نہ صرف روحانی زندگی دیتا ہے
بلکہ ہمیں مسلسل طور پر روحانی خوراک مہیا کرتا ہے جب ہم روزانہ دُعا میں اور بائبل پر غور کرتے ہیں۔
یہ "روز کی روٹی" مَن کی طرح جو اسرائیلوں کو ویرانے میں کھانے کو مِلا، ہمیں کیسے مِلتا ہے؟
(۴ الف سے ت تک سوالات دہراؤ) آپ اِن میں کیا مشابہت دیکھتے ہیں؟

ب۔ یسوع نے ہماری مسلسل طور پر خدا سے وابستہ رہنے کی ضرورت کے لیئے کیا کہا؟

یوحنا ۱۵:۵

پ۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونے سے ہم کیسے بدل جاتے ہیں؟

۲ کرنتھیوں ۳:۱۸

۷۔ متی ۷:۷-۸، کس طرح ظاہر کرتا ہے کہ خدا کیا چاہتا ہے کہ ہم اپنی تمام ضروریات، فکر، سوال، لیکر اُسکے پاس آئیں؟

اُسکا وعدہ کیا ہے؟
فلپیوں ۴:۱۹

خلاصہ۔

۹۔الف۔ آج تمہاری زندگی میں جسمانی، جذباتی یا روحانی ضروریات کیا ہیں؟ دوسروں کے لیئے کیا فکر ہیں؟

ب۔ اِن ضروریات اور فِکرات کی نظر میں یسوعؑ تمہیں "مدد کرنے" کو کیا کہتا ہے؟

پ۔ تُم کو کیا کرنے کا حوصلہ دیا ہے؟

۱۰۔الف۔ہم یسوعؑ کا "زندگی کی روٹی" جیسا تجربہ کیسے کر سکتے ہیں؟

ب۔ تُمہاری زِندگی میں خدُا کے ساتھ روزانہ وقت گزارنا کیوں ضروری ہے؟

پ۔کیا تُمہارے پاس ایک خاص جگہ، وقت اور منصوبہ ہے تاکہ باقاعدہ طور پر خدُا تعالیٰ سے دُعا اور بائبل کا مطالعہ کر سکو؟ اگر نہیں، تو شاید اب ایسا منصوبہ قائم کر لو۔ تُمہارے سامنے جو مشکلات ہیں اُنکے بارے میں خدُا کے ساتھ گفتگو کرو تاکہ یہ وقت ایک فوقیت حاصل کرلے۔

۱۱۔آپ خلاصہ میں "آج کی روٹی ہمیں آج دے" دُعا کے طور پر کہنے کا مطلب کیسے کریں گے؟

جب انسان گناہ کو بے نقاب کرتا ہے
تو خدا اُنکو دھاکنے کو ہمیشہ تیار ہوتا ہے۔

سبق ۶

معافی کی آزادی

"ہمارے قرض ہمیں معاف کر..."

دُعاۓ ربانی کے دوسرے حصہ میں پانچ جُملے ہماری ذاتی ضروریات اور مشکلات سے وابسطہ ہیں، ان میں دو معافی سے بارے میں ہیں۔ یہ موضوع اتنا اہم ہے کہ یسُوع نے اسپر دو بارہ زور ڈالا اور اُسکو گہرے طور پر واضح کیا شاید یہ اس لیئے ہے کیونکہ گُناہ کے جذبات (جسپر اِس سبق میں غور کیا گیا ہے) اور معافی نہ دینا (جسپر سبق ۷ میں غور کیا جاۓ گا) تباہ کن ہو سکتے ہیں۔

افسوس ہے، بہت لوگ "ہمارے قرض ہمیں معاف کر" دُعا میں تو کہتے ہیں لیکن اُن کو خدا کی معافی کا سچ مچ کا تجربہ نہیں ہے۔ چند لوگوں کو خدا کے احسان مند ہونے کا احساس نہیں ہوتا۔ یسُوع کے وقت کے فریسی، خوُد کو تو "بدتر گُناہ گار" سے تشبیہ دیتے تھے لیکن پھر بھی اپنے آپ کو اچھا خاصہ سمجھتے تھے۔ ہرکیف، یسُوع نے اُس سے کہیں اونچا معیار رکھا۔ اُس نے کہا: "تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے" (متی ۵:۴۸)، اِسطرح خدا کا اور بائبل کا ایک معیار قائم کر دیا۔

اسکے باوجود کئی لوگ گُناہ کی زندگی میں رہتے ہیں، گُناہ کو چھپاۓ رکھنے کی کوشش میں رہتے ہیں، قبُول نہیں کرتے کہ یہ گُناہ ہے، یا، کسی طرح سے خدا کی معافی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بہت لوگ جھوُٹے گُناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں (۲)۔

لیکن خدا ہمیں گناہ اور شرم والے جذبات سے آزاد کر دینا چاہتا ہے ، اور یہ سب ممکن کرنے کے لیئے اُسنے بہت قیمت ادا کی ہے۔ مسیح کی صلیب کے ذریعے ، جہاں یسوعؔ نے ہمارے گناہ کی سزا بھگتی ، ہم اُن گناہوں سے آزاد ہو سکتے ہیں جو ہماری طاقت کو نچوڑ دیتے ہے اور ہمیں پیارے آسمانی باپ سے جدا کرتے ہیں ۔ یسوعؔ نے ہمیں یہ بھی پڑھایا کہ ہم آسمانی باپ سے اپنی زندگی میں گناہ کے بارے صاف صاف بات کریں تاکہ ایک ذاتی رشتہ حاصل کرتے ہوئے ہم اُسکے ساتھ ساتھ چل سکیں ۔

پھر یہ جملہ " ہمارے قرض ہمیں معاف کر " ہمیں یاد کراتا ہے کہ ہم روح القدس سے پوچھیں کہ اگر کوئی بھی غلطی ہو تو ہمیں یاد کرا دے جسکو ہم تسلیم کریں اور ترک کر دیں ۔ اگر وہ ہمیں کوئی خاص خطا یاد کراتا ہے تو ہم فوری طور پر خدا سے اپنے گناہ کے بارے میں متفق ہو جائیں ، بدلنے کا پکا فیصلہ کر لیں ، اور خدا کا شکر کریں کہ مسیح کی صلیب پر موت کی وجہ سے ہم معاف کیئے جاتے ہیں ۔

اگر روح القدس کسی بھی طرف اشارہ نہ کرے تو یہ الفاظ " ہمارے قرض ہمیں معاف کر " ہمیں یاد کرا سکتا ہے کہ ہم پاک خدا کی حضوری میں آسکتے ہیں کیونکہ صلیب کی وجہ سے ہمیں مسیح سے معافی مل گئی ہے۔ اس طرح ہم خدا کے قابل تعریف فضل کے لیئے ہمیشہ اُسکے احسان مند اور شکر گزار رہیں گے۔
ایک مصنف نے لکھا ہے ۔

" کیونکہ بے گناہ نبیؐ نے جان دی
میری گناہ روح آزاد شمار کی جاتی ہے ،
کیونکہ راست باز خدا کی تسلی اس میں ہے
کہ میں اُسکی طرف دیکھوں اور وہ مجھے معاف کر دے ۔"

اس سبق میں ہم معافی کی آزادی لینے پر نظر ڈالیں گے ۔ خدا چاہتا ہے کہ جب ہم دعا ، " ہمارے قرض ہمیں معاف کر " مانگیں تو ہم معافی کی آزادی کا تجربہ کریں ۔

۱۔ گناہ کی وجہ سے لوگ کن مشکلات کا سامنا کرتے ہیں ؟

۲۔ الف ۔ لوگ گناہ کا ، اور خدا سے جدائی کا سامنا کن طریقوں سے کرتے ہیں ؟

ب ۔ گناہ کے جواب زیادہ مشکلات کیوں پیدا کرتے ہیں ؟

۳ ۔ آپکے خیال میں گناہ گار کی اصل ضروریات کیا ہیں ؟

۴ ۔ الف ۔ یسعیاہ ، ۵۹،۲ کے تحت ، انسان کو پاک خدا سے جدا کون کرتا ہے ؟

ب ۔ رومیوں ، الف ۶،۲۳ (دیکھیے ، پیدائش ، ۱۷-۲،۱۶) کی نظر میں گناہ کی سزا کیا ہے ؟

علامت ۔ موت ، بائبل میں جدائی ، خدا سے جدائی سے مُطلب ہے ۔

۵ ۔ الف ۔ یسعیاہ نے خدا سے سلامتی کے انعام کا ذکر ہزاروں برس قبل ، یسوع مسیح کی بے گناہ زندگی اور قربانی والی موت سے کیسے کیا ؟

یسعیاہ ، ۶ - ۵ : ۵۳

یسعیاہ ، ۱۲ - ۱۰ ، ۵۳

ب ۔ اِس بات کا ذِکر پطرس نے یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد کیسے کیا ؟

۱ پطرس ، ۲،۲۴

۶۔ الف۔ نیچے دیئے ہوئے حوالات کی نظر میں ہم خدا سے کیسے متفق ہو جاتے ہیں ؟

رومیوں ، ۳،۲۳

رومیوں ، الف ۳،۲۴-۲۵

حوالہ۔ علامت ۱۔ "نجات ، موافقت "، صفحہ ، ۵۱

اِفسیوں ، ۲،۸-۹

ب۔ یسوعؔ کے زریعے خدا کا معافی کا انعام پالینے کا کیا نتیجہ کیا ہے ؟

رومیوں ، ۵،۱

۷۔ یسوعؔ کے زریعے خدا سے مکتی کا انعام "ایک بار۔ اور۔ ہمیشہ کے لیئے" والا فیصلہ ہے ، جو ہمیں خدا کے خاندان میں ہمیشہ کے لیئے شامل کردیتا ہے۔ (۱ یوحنا ، الف ۵،۱۱-۱۳)۔ لیکن مسیح کے پیروکار ہونے پر ہم گناہ سے صفائی ، معافی ، اور زندگی میں ایک نیا آغاز ، مسلسل طور پہ ڈھونڈ سکتے ہیں۔

الف۔ خدا کے پیار کا اور معافی کا تجربہ حاصل کرنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے گناہ کا "اقرار" کریں جسکا مطلب ہے کہ ہم خدا سے متفق ہوں کہ ایک خاص اَعمل غلط تھا۔ جب ہم اُس سے گناہ کا اِقرار کریں تو خدا کا وعدہ کیا ہے ؟

۱ یوحنا ، ۱،۹

ب۔ خدا کے پیار کو اور معافی کا تجربہ حاصل کرنے کے لیئے " توبہ " کرنا چاہیئے ، ایک مکمل طور سے غلط راستے سے رُخ بدل کر راست بازی کی زندگی بسر کرنا ہے۔ داؤد نے زبور ، ۵۱،۱۰-۱۲ میں توبہ شدہ دِل کو کیسے ظاہر کیا ہے ؟

۸۔ الف۔ نیچے دی ہوئی آیات اُس خدا کا جو ہمیں حوصلہ دیتا ہے کہ ہم اُسکے پاس اپنا توبہ شدہ دل لیکر جائیں اُس خدا کے کردار کے بارے میں کیا بتاتی ہیں ؟

زبُور ۱۰۳: ۸-۱۴

میکاہ ۷: ۱۸-۱۹

ب۔ اُسکے لیئے جو حقیقی طور پر توبہ کرے خدا کا وعدہ کیا ہے ؟

یسعیاہ ۴۳: ۲۵

یسعیاہ ۵۵، ۷

۹۔ وُہ کون سی بُنیاد ہے جس پر ہم ، کسی بھی گناہ سے " چھوٹا ہو یا بڑا ، پاک ہو سکتے ہیں ؟

اِفسیوں ۱، ۷ (کُلسیوں ۱: ۲۰-۲۲)

(قوسوں ( ) میں دی ہوئی آیات اختیاری ہیں ۔)

متی ۲۸، ۳۰ (یسُوع مُخاطب ہے)

۱۰۔ دُعا " ہمارے قرض ہمیں معاف کر " کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم مطالعہ باطن یا شرم میں کھو جائیں ۔ کچھ لوگ جھُوٹے گناہ میں اُلجھ جاتے ہیں ۔ جھوٹا گناہ ، سچے گناہ سے کس طرح مختلف ہے ؟
(علامت ۲ دیکھیئے ، " جھوٹا گناہ " ، صفحہ ۳۶

۱۱۔ زبُور ۱۳۰: ۳-۴ ، ۷-۸ ، خدا تعالیٰ سے معافی اور نجات جو ازاں بعد یسُوع کی قربانی والی موت میں پُوری ہوئی ، کیا اعلان کرتا ہے ؟

علامت: " خدا کا خوف " (زبُور ۱۳۰، ۴) اُس پر مؤدبانہ بھروسہ ہے ۔

خلاصہ ۔

۱۲ ۔ خدا کن وجوہات کی بنا پر ہمارے قرض معاف کرتا اور ہمیں گناہ سے آزاد کرتا ہے ؟

۱۳ ۔ تاکہ پاک خدا سے معافی ملے تمہارے لیئے یسوع کی صلیب کیوں ضروری تھی ؟ خدا کا پیار تمہارے لیئے صلیب سے کس طرح ثبوت ہے ؟ *

۱۴ ۔ جب ہم نے یسوع کو قبول کر لیا ، تب ہمیں خدا کی معافی حاصل کرنے کے لیئے ، اُن غلطیوں کے لیئے جو ہم روزانہ سرزد کرتے ہیں (سوال ،) ہمیں کیا کرنا چاہیئے ؟ دلی حالات کونسے ضروری ہیں ؟ **

۱۵ ۔ دُعا ، " ہمارے قرض ہمیں معاف کر " ہمیں کیا کرنے کی یاد کراتی ہے ؟

---

*اگر تم نے کبھی فیصلہ نہیں کیا کہ خدا کی یسوع سے معافی مانگو لیکن اب کرنا چاہتے ہو ، تو یہ دُعا تجویز ہے :

" خدا مسیح ، میں مانتا ہوں کہ میرے گناہوں نے مجھ کو آپ سے جدا کر دیا ہے ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ نے جب صلیب پر جان دی تو میرے گناہوں کی سزا بھگتی ۔ اب میں مکمل معافی قبول کرتا ہوں جو آپ دیتے ہو ، میں آپ کو اپنی زندگی میں داخل ہونے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ مجھے وہ انسان بنائیں جو آپکا ارادہ پیدا کرنے کے وقت تھا ۔ آمین ۔ "

اگر تم نے یہ دُعا مانگی تو یسوع نے ، عبرانیوں ، ب ۵ ، ۱۳ اور مکاشفہ ، ۲۰ : ۳ میں کیا وعدہ کیا ؟

** کیا تمہاری زندگی میں ایسے حالات واقعہ ہوُئے ہیں جن کی وجہ سے تمُ خدُا کی معافی کا تجربہ ایک بار ہمیشہ کے لیئے کرنا چاہتے ہو؟ یہ بہتر ہو گا اگر تمُ ایک کاغذ لو اور خدُا کے سامنے حاضر ہو جاؤ ۔ اور دُعا کے ساتھ کوئی بھی گنُاہ لکھو جسکی معافی ابھی نہیں ہوُئی ۔ کچھُ عرصہ کے بعد اسے گنُاہ لکھو ، لکھو کہ صلیب کی وجہ سے معافی ہو گئی ، اور خدُا سے کہو کہ تمُ کو بدل دے ۔ تب بڑے ہندسوں میں کاغذ پر ا۔یوُحنا ۱،۹ لکھ کر اِس کو ضائع کر دو ، اشارہ یہ ہے کہ معافی مکمل ہو گئی ۔

خدُا سے معافی کا اظہار کر لو ، پھر اُن لوگوں کی معافی تسلیم کر لو جنہوں نے تمُ کو دُکھ دیا ۔ آخر میں ، تمُ اُن لوگوں سے معافی طلب کرو جنکے ساتھ تمُ نے غلط کام کیئے ۔ یہ اعمال چاہے کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں اِسکا نتیجہ خوُشی اور آزادی ہو گا ۔

سبق ۷ علامات

۱ ۔الف ۔ مخلصی بائبل کا لفظ ہے جسکا مطلب ہے ، " مول لے لینا " ، یا ، " قیمت (فدیہ) ادا کرنے پر آزاد کر دینا " ، اور اُس غلام سے منسوب کیا جاتا ہے جو غلامی سے خریدا جاتا ہے ۔ رومیوں ، ۳،۲۴ میں لکھا ہے ، " ۔ہم اُسکے فضل کے سبب سے اُس "مخلصی " کے وسیلہ سے جو مسیح یسوُع میں ہے مفُت راستباز ٹھرائے جاتے ہیں ۔ " پیدائشی گنُاہ گار کی طرح ہم گنُاہ کے غلام فروشی کے بازار میں ہیں ۔لیکن یسوُع ،
واحد آزاد آدمی جو زمین پر کبھی بھی زندہ رہا ، (کیونکہ وُہ بے گنُاہ تھا) جس نے اپنے خوُن کے فدیہ کی قیمت ادا کر کے غلاموں کو گنُاہ گاروں کے بازار سے خرید کر آزاد کر دیا تاکہ خدُا کے بیٹے بن سکیں ۔ صرف موت کی قیمت چکانے سے انسان کی رہائی ہو سکتی ہے (رومیوں ، ۶،۲۳) ، اور اسُی کے وجہ سے جو آزاد ہے (بے گنُاہ ، جیسے یسوُع تھا) دیکھیئے عبرانیوں ، ۹،۱۵ ، ۲ ۔ کرنتھیوں ، ۵،۲۱) ایک غلام کی آزادی خرید سکتا ہے ۔
اُسکے بہائے ہوُئے خوُن کی قیمت سے یسوُع نے اُن لوگوں کو خرید لیا جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں ، وُہ جو غلاموں کے گنُاہ گاروں کے بازار میں تھے تاکہ خدُا کے بیٹے بن سکیں (گلتیوں ، ۳،۱۳ ، ا ۔ تیمتھیس ، ۲،۵۔۶ ، گلتیوں ، ۴،۴۔۵) ۔

ب ۔ موافقت (میل ملاپ) کا مطلب " انسان کو دشمنی سے دوستی میں بدلنا " ہے ۔ بائبل کہتی ہے پیدائش کے وقت ہی سے انسان اور خدا میں دشمنی تھی ۔ گناہ ، خدا اور انسان کے درمیان ایک رکاوٹ کھڑی کردیتا ہے کیونکہ انسان میں گناہ کا احساس ہے اس وجہ سے خدا کے ساتھ بر خلافی ہو جاتی ہے ۔ موافقت ، یسوع کی صلیب پر موت کا ذریعہ ہے جس سے انسان کے گناہ کی رکاوٹ ہٹالی گئی ، اور اُسکے بعد کے اثرات ، گناہ اس طرح پراگندہ کیئے گیئے جنھوں نے خدا کے خلاف دشمنی پیدا کی ۔ یسوع کی صلیب پر موت کی وجہ سے تمام رکاوٹیں جو پاک خدا اور گناہ گار انسان کے درمیان تھیں ، نکل گئیں ۔ موافقت ، سب کو مہیا ہے چاہے کوئی کتنا ہی گناہ گار ہو ۔ جبکہ موافقت ، سب کو دستیاب ہے اور سب کے لیئے کافی ہے ، صرف وُہ ہی اسکو پائیں گے جو ایمان سے ذاتی طور پر اس موافقت کے انعام کو قبول کرتے ہیں ۔ " پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے صلح رکھیں " (رومیوں ، ۵:۱) ۔ " کیونکہ جب باوجود دشمن ہونے کے خدا سے اُسکے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہوگیا ... " (رومیوں ، ۵:۱۰) ۔ اسکے علاوہ علامت ۲ دیکھو ، " یسوع کو مرنا ضرور کیا تھا ؟ " صفحہ ، ۱۲

۲۔ جھُوٹا قصوُر۔۔ لوُس والفرڈ جوُنس نے اپنی کِتاب، "گرتے ہوُئے یا اُٹھا ہوُتے ہوُئے" میں سچے اور جھوُٹے قصور میں فرق یوں دکھایا ہے ★

	سچا احساسِ جرُم	جھوُٹا احساسِ جرُم
جرُم پیدا کرنے والا	روُح القدُس مُجرم ٹھراتا ہے سچائی کی وجہ پر	شیطان مُجرم ٹھراتا ہے جھوُٹ کی بِنا پر
مدُعا	ترقّی	ہار
خاص روشنی	خاص، نہ بخشے والا گُناہ	ماضی کی خطائیں اور عام بھوُلے ہوُئے گُناہ
تمہارا جوابی عمل	پشیمانی اور توبہ، معافی چاہنا	بے کسی، کسی طرح سے نہ جیتنا، تبدیلی کرنا نامعلوم، اگر معافی مانگو تو کوئی اطمینان نہیں۔
جرُم پیدا کرنے والے عمل	فضل، معافی	الزام لگانا
نتیجہ	اطمینان، آزاد ہونے کا احساس صاف ہو جانا اور پیار کیا جانا	کوئی اطمینان نہیں، ہار، نہ اُمیدی، مایوسی، کم قدری۔ جزباتی، روحانی اور جسمانی تھکاوٹ۔

★ کتاب کا حوالہ۔ لوُس والفرڈ جوُنس، "گرتے ہوُئے یا اُٹھا ہوتے ہوُئے" (انگریزی زبان میں) (مینی اپولِس، آگس برگ، ۱۹۸۴، صفحہ ۱۴۰

سبق ۷

معافی کر دینے کی آزادی

"جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔"

زندگی میں دوسروں سے کھٹ پٹ ہونے سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ جیسا الورٹ قلم نے کیا اچھے طریقہ سے کہا کہ، انسان کے گر جانے کے نتیجے یہ ہیں کہ ہم سب کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ تمام دُنیا ہماری ذاتی بادشاہی ہو جہاں جو ہم چاہیں وُہ منوائیں اور دوسرے اُن کو مانیں۔ کھٹ پٹ تو ہوتی ہے اور اِن لڑائیوں میں ہمیں موقعہ ملتا ہے کہ بدلہ لیں یا معاف کر دیں۔

یسُوع نے ہمیں صاف طور پر معاف کرنا سکھایا۔ اُسنے یہ اتنا ضروری سمجھا کہ اُسنے یہ جملہ، "جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں" اُسنے دُعائے ربانی کے عین درمیان داخل کر دیا۔ جس سانس میں ہم خدا سے معافی طلب کرتے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم صبر سے یقین کرلیں کہ ہم نے بھی انکو معاف کر دیا جنہوں نے ہمارے خلاف کچھ غلط کام کیئے۔

یہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ جب ہم کسی کے ساتھ کام کرتے ہیں یا اُنکے ساتھ رہتے ہیں، مثلاً، جو مُسلسل طور پر بُرا برتاؤ کرتے ہیں، غلط کام کرتے ہیں یا غصہ دلاتے ہیں، انکو ضرر پہنچانے کی آزمائش ہمارے دلوں میں بدستور جاری رہتی ہے۔ ہم سب ایسے موقعہ سوچ سکتے ہیں جب ہم کبھی کسی کی طرف عنایت کا ہاتھ نہ بڑھائیں۔

لیکن یسُوع نے، دُعائے ربانی میں ہمیں یہ سکھایا کہ خدا کی مرضی کے ایک عمل کی وجہ سے ہمیں چاہیئے کہ ہم دوسروں کو معاف کرنا چُن لیں تاکہ ہم خدا کی معافی کا تجربہ حاصل کرلیں۔ "اگر تم آدمیوں کے قصوُر معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمکو معاف کریگا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصوُر معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصوُر معاف نہ کریگا۔" (متی ۱۵-۱۴، ۱۲: ۶)۔

جیسا کہ یسوؔع نے متی ۵ میں ، دشمنوں کو پیار کرنے پر تعلیم دی ، ان اصولوں کو قبول کرنا کتنا مشکل ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے بہت لوگ ان اصولوں کو اپنانا بالکل درگزر کر دیتے ہیں ۔ یہ اسطرح یوں ہوتا ہے کہ ہم سوچتے ہیں کہ کچھ موقوں پر معاف کرنا مناسب نہیں یا ضروری نہیں ۔ یا ، شائید ہم یہ نہیں محسوس کرتے ہیں کہ خدا کو ہمیں معاف کرنے کی بہت ضرورت ہے ، یا ، ہم یہ بھول گئے ہیں کہ وہ کس حد تک گیا کہ وہ ہمارے گناہ کے قرض منسوخ کر دے ۔

خدا صرف یہ ہی نہیں چاہتا کہ ہم اسکے معاف کرنے کا تجربہ حاصل کریں ، بلکہ صَرف کرنے والے اور قید کرنے والے تلخی اور معاف نہ کرنے والے احساسات کا بھی تجربہ اپنی زندگی میں حاصل کریں ۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس پر بھروسہ رکھیں تاکہ ہم اُن لوگوں کا سامنا کر لیں جنھوں نے ہمارے ساتھ بُرا سلوک کیا ہے ۔ اسکا مطلب یہ نہیں کہ ہم وہ صحت مند حدیں اپنی زندگی میں نہ پیدا کر لیں ، یا ہم دوسروں کو انکی غلطیوں پر چلنے دیں ۔ کہنا یہ ہے کہ ہم یاد رکھیں کہ خدا نے ہمیں کسطرح معاف کیا اور ہم پر رحم دکھایا ، تب ہم وہی معافی اُن تک پہنچائیں جو ہمیں دُکھ دیتے ہیں ۔ نتیجے قابلِ تعریف ہو سکتے ہیں ۔

یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ جسطرح یسوؔع یہ اصول پڑھاتے رہے ، انہوں نے اپنی خدمت کے دوران مشکلات جن سے وہ بچ نہ سکے اُنکا کا سامنا مسلسل طور پر کیا ۔ اُن دنوں کے رہبر اسکی مقبولیت اور ارشادات سے گھبرائے ہوئے تھے جن کی وجوحات کی بنا پر اسکے سخت قانون نے اسکے کمر راز فاش کر دیئے ۔ یسوؔع نے جو الفاظ معافی پر ، اور دشمنوں کے ساتھ پیار کے ارشاد استعمال کیئے ، وہی الفاظ تھے جو اسکے مخالف لوگوں نے اُسپر استعمال کیئے تھے ، یعنی ، نفرت کیئے جانا ، بد دُعا سہنا ، بد سلوکی کا برتاؤ کیئے جانا ، جسمانی طور پر بُرا برتاؤ کیا جانا ، اور اگر یہ ممکن ہوتا تو اُسکے خدا کے بیٹے ہونے کا عہدہ بھی اس سے چھین لینا ۔ اسکے باوجود اسنے پڑھایا اور بطور نمونہ معافی پر اپنے ارشادات دیئے ۔ صلیب پر سے بہت تکلیف میں انُ لوگوں کی طرف دیکھا جنھوں نے اسکی بے عزتی کی اور کہا ، " اے باپ ! انکو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں ۔ " (لوقا ۲۳: ۳۴) ۔

اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ ہم نہ صرف خدا کی معافی کا تجربہ حاصل کریں جو کہ ہمیں صلیب سے ملا ، بلکہ زندگی کی کشمکش میں فوائید اور دوسروں کو معاف کرنے کی آزادی کا بھی تجربہ حاصل کریں ۔

۱ - الف - قدرتی طور پر بُرے برتاؤ کے لیئے ہمارے جوابات کیا ہیں ؟

ب - جب ہم اِن جوابات کی پیروی کرتے ہیں تو نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ تُم اپنی اور دوسُروں کی زندگیوں میں کیا دیکھتے ہو ؟

پ - بدلہ لینے سے اِس دُنیا میں چند مشکلات کیا پیدا ہوئی ہیں ؟

۲ - الف - پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا کہ خدا نے کتنی بھاری قیمت ادا کر کے ہمارے گُناہ معاف کیئے ۔ ۱ - پطرس ، ۲:۲۴ میں اِسکا خلاصہ کیسے کیا گیا ہے ؟

ب - ہم سب کو صلیب کی بخشش کیوں چاہیئے ؟ ہمیں جو اُسپر ایمان رکھتے ہیں کیا فائیدہ ہے ؟ رومیوں ، ۳:۲۳ ; ۶:۲۳ ۔

۳ - خدا کی رحیم معافی ملنے پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے ؟ کُلسیوں ، ۳:۱۳

۴ - یسوُع نے متی ، ۱۵-۱۴ ، ۱۲ ، ۶ میں ہمیں معاف کرنے کے سلسلے میں کیا پڑھایا ؟

۵ - الف - اِسکے علاوہ یسوُع نے متی ، ۳۵-۲۱:۱۸ میں کیسے سِکھایا ؟

ب - اِس تمثیل میں بنیادی اصول کیا ہے ؟

۶ - اِن عبارتوں میں یسوُع نے کونسے ملتے جلتے اصول پڑھائے ؟

لُوقا ، ۳۸-۶:۳۷

حوالہ - علامت ۱ - " کسی پر رائے نہ قائم کرو " ، صفحہ ، ۵۹
لُوقا ، ۳۲-۶:۳۱

۷۔ الف۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اِسکے علاوہ متی ۵:۴۴ میں کیا پڑھایا ؟

ب۔ یسوع نے مُقدمہ اور صلیب پر چڑھایا جانا کے دوران اپنے اصولوں کو کیسے ظاہر کیئے ؟

لُوقا ، الف ۲۳:۳۴

۱ پطرس ، ۲:۲۳

۸۔ الف۔ نیچے دیئے ہوُئے حوالات میں معافی کے مُتلعق کونسے اصول بتائے گئے ہیں ؟

اِفسیوں ، ۴:۳۲

۱ پطرس ، ۳:۹ ،۱۱

امثال ، ۱۹:۱۱

ب۔ رومیوں ، ۱۲:۱۹،۲۱ میں کیا طلب کیا ہے ؟

پ۔ خدُا کیوں فیصلہ مُکمل طور پر تنہا ہی کر سکتا ہے ؟

زبوُر ، ب ۱۴۷:۵ (۱ تواریخ ، ب ۲۸:۹)

۹۔ الف۔ بائیبل میں پُر اثر کہانیوں میں سے ایک کہانی یوُسف کی ہے (پیدائش ، ۳۷۔۵۰)۔ دشمنی اور حسد کے بعد بھائیوں نے یوسف کو غلام کی طرح اُسے مصر میں بیچ دیا ، ایک قحط نے خاندان کو ۲۲ سالوں بعد پھر ملا دیا ۔ یوسف ، جوکہ فرعون کا لازمی آدمی بن چکا تھا، آسانی سے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا ، اور انکے لیئے اور انکے خاندانوں کے لیئے ضرورت کی چیزیں مہیا کیں تاکہ قحط سے بچ جائیں ۔ یوسف نے انتقام لینے کی بجائے کیا رویہ اختیار کیا ؟ پیدائش ، ۲۱۔۱۹:۵۰ (۸۔۲:۴۵

ب ۔ خدُا ہماری زندگی کے تمام اوقات کے لیئے کیا وعدہ کرتا ہے؟ رومیو ں ۸:۲۸ ۔

۱۰۔ داؤد نے بے انصاف الزام اور ساؤل بادشاہ کے حملے سے، جن کی وجہ سے وُہ بہت سالوں کے لیئے پناہ گیری میں رہا۔ دو دفعہ جب داؤد کو موقعہ ملا پھر بھی اُسنے ساؤل کو قتل نہ کیا، حالانکہ ساؤل چاہتا تھا کہ داؤد کو مار دے۔ داؤد کا بدلہ لینے کی بجائے اسکی توجہ کس بات پر تھی؟
(اِسکا خلاصہ ایک یا دو فقروں میں کرو۔)

زبُور: ۳۷:۱-۸

۱ سموئیل: الف ۱۱-۷،۲۶

۱۱۔ بعض دفعہ دوُسروں کے دیئے ہوئے دکھوں کو معاف کرنا ناممکن لگتا ہے۔ فلپیوں: ۴:۱۳ میں ہمیں خدا کی کونسی طاقت کا زریعہ ملتا ہے جس سے ہم خدا کی محبت اور معاف کرنا بڑھا سکتے ہیں؟

خلاصہ۔

۱۲۔ الف۔ خدا کن وجوہات سے ہمارے قرض معاف کرتا ہے اور احساسِ جرم سے ہمیں آزاد کرتا ہے؟

ب۔ یہ یاد کرتے ہوئے کہ خدا نے ہمارے قرض ہمیں کیسے معاف کیئے، دوسروں کو معاف کرنے میں ہمیں کیسے مدد ملتی ہے؟

۱۳۔ الف۔ معافی پر اور غصہ پر، کونسے اصول آپ کے لیئے اِس سبق میں نمودُ ہوتے ہیں؟

ب۔ اِن اصولوں پر عمل کرنے سے کِس قسم کی آزادی یا اور کونسی خوبیاں ملتی ہیں؟

۱۴۔ جب ہم دُعائے ربانی میں کہتے ہیں، "جیسا ہم نے بھی دوسروں کو معاف کیا ہے" تو یاد دہانی کے لیئے ہمیں اپنی زندگیوں میں کیا جانچنا چاہیئے؟

سبق ۷ ملامت

۱۔ کسی کو "آزمانو نہ" (۶،۳۷)۔ لوقا ۰ ۶،۲۷-۳۶ کے پیرائے میں آزمانا، کسی پر الزام لگانا اس بات کا اعلان ہے کہ وُہ واقعی فیصلے کا حق دار ہے، اور اسکے علاوہ دلی خوشی کا اظہار کرنا ہے کہ جو سزا اُسکو ملنی چاہیئے تھی اُسکو مِل رہی ہے۔ یسُوع نے کسی کو دشمن ٹھرانے کے خلاف تنبیہ کیا ہے حالانکہ وُہ اس بات کا مستحق ہو کہ اُس نے نفرت کی اور کہ نفرت کرنے پر اُسے سزا ملنا چاہیئے، اُسکے لعنت بھیجنے پر، بُرا برتاؤ کرنے پر، مارنے پر، یا چوری کرنے پر۔ (۶،۲۷-۲۹)۔ کسی پر فیصلہ کرنا، مُجرم ٹھرانا _ پیار کرنے سے، رحم کرنے سے، بخش دینے سے، معاف کرنے دینے کے برعکس ہیں۔
" لوُقا "، بدلی زندگی کی قسط، نوپرلیس، صفحہ ۹۵۔

سبق ۸

آزمائش کا سامنا کرنا

"اور ہمیں آزمائش میں نہ لا"

جیسا زندگی میں جد و جہد سے بچاؤ کا یقین نہیں ہو سکتا، اُسی طرح آزمائش سے بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یسوعؔ کو اپنی خدمت کے شروع میں بے اندازہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، اُسکو ہماری اُن انتہائی تکالیف کا علم تھا جن کا ہمیں اُن طاقتوں کا تجربہ کرنا پڑتا ہے جو ہمیں خدا کی مرضی کے خلاف جانے پر باغی کرتی ہیں۔ اِس وجہ سے خدا نے یہ دعا کہنا سکھایا، "ہمیں آزمائش میں نہ لا۔"

یقیناً جب ہم اپنی روزانہ زندگی میں خدا تعالیٰ کی پیروی کرنے کی تلاش کرتے ہیں، وُہ ہمیں اُن آزمائشوں سے دوُر لے جائے گا جو ہمیں آسانی سے اُن کی طرف لے جاتی ہیں جو خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ جب ہم یسوعؔ کو اپنی زندگیوں میں قبُول کر لیتے ہیں، وُہ ہمیں اپنا سا دِل دیتا ہے۔ نہ صرف ہم اُن بیمار، بگاڑنے والی حرکات کی طرف جاتے ہیں بلکہ اُس خیال میں دھوکہ کھاتے ہیں کہ ہمارے پاس خاص چیزیں ہونی چاہیں، جیسا کہ، دولت، جنسی احساسات، اور اختیار۔ اگر ہم ہر دن کے شروُع میں اپنی زندگیاں خدا کو دے دیں اور اُسکی روُح سے درخواست کریں کہ جب ہم آزمائش کا سامنا کر رہے ہوں تو ہمیں سمبھال لے، تو وُہ ہمیں طاقت دے گا اور ہمیں اپنی طاقت سے باہر آزمائش میں نہیں گرنے دے گا۔

لیکن آزمائش کا سامنا تو ہم ضرور کریں گے کیونکہ ہماری پُرانی فطرت جو قدُرتی طور پر گُنہگار ہے، ہم شیطان کی چالوں میں، جو کہ آزمائش میں ڈالنے کا ماہر ہے، آسانی سے قابو میں آ جاتے ہیں۔ بائیبل ہمیں بتاتی ہے کہ شیطان ایک حقیقت ہے، ہمارے ایمان کی جڑ کاٹتا ہے، مختلف چالوں سے گُناہ کی طرف لاتا ہے، شک کے بیج بوتا ہے، بے ایمانی اور بغاوت پیدا کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم بائبل میں شیطان کے دو مشہور آزمائش کے قصوں سے واقف ہیں ــــ آدم اور حوّا جہاں وُہ جیت گیا، اور بیابان میں یسُوع کے ساتھ جہاں وُہ قطعی ہار گیا ــــ ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان خدُا کے کلام کو اپنے عام طریقوں سے کیسے غلط استعمال کرتا ہے۔ شیطان خدُا کی باتوں کو توڑتا جوڑتا ہے اور ہمیں خوُد غرضی، خوُد دلیلی، اور خوُد امتیازی کی طرف لے جاتا ہے۔ بائبل ہمیں تنبیہ کرتی ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اپنے ایمان میں اٹل رہیں اور دشمن کی آزمائش کی چالوں کا خیال رکھیں۔

اپنی بیداری میں ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ شیطان اُس جگہ حملہ کرتا ہے جہاں ہم کمزور ہیں، ہماری شخصیت کے اُس جگہ پر جہاں خدُا کا اختیار مکمل نہیں ہے۔ آزمائش کے موقعوں پر، ہم اپنی پرُانی گناہ گار فطرت اور اپنی نئی مسیح جیسی فطرت کے درمیان اُس کشمکش سے گزرتے ہیں جو روُح القدُس میں کھڑکیئے ہوُئی ہے۔ (گلتیوں ۵:۱۶-۱۷)۔ یہ ضروری ہے کہ ہم یہ نہ محسوس کریں کہ ہم نے گناہ محض اس وجہ سے کیا تاکہ ہمیں اس کشمکش کا تجربہ ہو۔ یسوُع بھی آزمایا گیا، مگر اُسنے گناہ کبھی نہیں کیا۔ ہم گناہ صرف اُس وقت کرتے ہیں جب ہم خدُا کی نافرمانی کرتے ہیں۔

اگر ہم اپنی کمزوری کو روُح القدُس کے سپُرد کر دیں، بے لحاظ ہم کتنی ہی دفعہ ہارے، خدُا ہماری کشمکش کو استعمال کر کے ہماری کمزوری کو یسُوع کے کردار کی وجہ سے مظبوُط بنا دے گا۔ اگر ہم اپنی کمزوری روُح القدُس کے حوالے نہ کریں تو یہ روُحانی قلعہ بن جاتا ہے جہاں سے شیطان ہمارے خدُا کے رشتہ پر اور حملے کر سکتا ہے۔ خدُا کے بچوں کی طرح ہمارا کردار اور پختہ ہو جاتا ہے جب ہم زندگی کی آزمائشوں میں سے گزرتے ہوُئے، خدُا کے رستے معلوم کرتے رہیں تاکہ روُح القدُس ہماری مدد اور راہبری کرے۔

جے۔ بی۔ فلپس یعقوب ۱:۲-۴ کے ترجمہ میں اچھی بات بتاتا ہے جو ہماری زندگیوں میں آزمائش سے پیدا ہو سکتی ہے۔

"اے میرے بھائیو جب ہر قسم کے امتحان اور آزمائش تمہاری زندگی کو گھیر لیں، ان پر خفا مت ہو، بلکہ دوست کی طرح خیر مقدم کرو! یہ جان لو کہ وُہ تمہارے ایمان کا امتحان لیتے ہیں، اور تم میں صبر کی خاصیت پیدا کرتے ہیں۔ مگر صبر کو اپنا پوُرا کام کرنے دو تاکہ تم مکمل اور کامل اِنسان بن جاوُ جن میں صحیح قسم کی آزادی آگئی ہو۔"

اس سبق میں ہم بائبل کے اُن اصولوں پر غور کریں گے جو ہمیں زندگی کی آزمائشوں کو متواتر سامنا کرنے کی اُمید دیتا ہے۔

۱۔ الف۔ بائبل کی رُوح سے آزمائش کی تعریف وُہ حرکت ہے جو ہمیں خدُا کے خلاف گناہ کرنے پر ورغلائے۔
وُہ کونسی لطیف آزمائشیں ہیں جن سے ہم روز مرّہ سامنا کرتے ہیں؟

ب۔ اِن آزمائشوں میں گر جانے کے انجام کیا ہیں؟

۲۔ الف۔ ۱ یوحنّا، ۱۶:۲ میں آزمائش کے کونسے حلقے بتائے گئے ہیں؟

ب۔ یہ حلقے انسانی تواریخ کے شرُوع میں آدمی اور حوّا کی آزمائش میں کیسے نظر آتے ہیں؟

پیدائش، ۶-۱:۳؛ ۱۷-۱۶:۲

پ۔ یہ حلقے یسُوع کی بیابان میں آزمائش پر کیسے نظر آتے ہیں؟ یسُوع کے تمام جوابات میں ایک بات کونسی مشترک تھی؟

متّی، ۱۱-۱:۴

حوالہ۔ علامات ۱۰۲ "یسُوع کی آزمائش"، اور علامات ۳، "شیطان"، صفحہ، ۴۴

۳ ۔ اگر ہم خدا کو اپنی زندگیوں میں خوش کرنے پر پابند ہیں تو خدا آزمائش کے وقت ہماری مدد کرنے کا کیا وعدہ کرتا ہے ؟

۱ ۔ کرنتھیوں ، ۱۰ : ۱۳

عبرانیوں ، ۲ : ۱۸

عبرانیوں ، ۴ : ۱۵ - ۱۶

۴ ۔ شیطان نے آدم اور حوّا کو آزمانے کے لیئے خدا کے کلام کا توڑ جوڑ کیا ، یسوع نے شیطان کی آزمائش کو روکنے کے لیئے خدا کے کلام کا فایدہ اُٹھایا ۔ آزمائش کے وقت خدا کا کلام صحت مند ، اصلاحی طریقوں سے ہماری مدد کسطرح کر سکتا ہے ؟

افسیوں ، ۶ : ۱۶ - ۱۷

زبوُر ، ۱۱۹ : ۱۳۰ ، ۱۳۸

۵ ۔ یعقوب ، ۱ : ۱۳ - ۱۵ میں آزمائش کے بارے میں ہمیں کیا بتایا ہے ؟

۶ ۔ الف ۔ نیچے دی ہوئی عبارتیں ایک مسیح کی آزمائش سے لڑائی کے لیئے کیا بتاتی ہیں ؟

رومیوں ، ۷ : ۱۵ - ۲۳

گلتیوں ، ۵ : ۱۷

٦ ۔ ب ۔ یہ عبارتیں آزمائش پر حاوی ہونے کے بارے میں کیا بتاتی ہیں ؟

گلتیوں ۔ ۲۵-۱۶:۵ (رومیوں ۔ ۶ - ۸،۵)

حوالہ ، علامت ۳۔ " روُح القدُس " ، صفحہ ۔ ۳۸ ، اور علامت ۳، " روُح القدُس کے کام " ، صفحہ ۔ ۶۷

۷ ۔ افسیوں ۔ ۱۸:۵ میں ہم کو کیا کرنے کو کہا گیا ہے ؟

علامت : روُح القدُس سے بھر جانا ایک مُسلسل عمل ہے جس سے ہم خدا کی روُح القدُس کے قابو آ جانا قبوُل کر لیتے ہیں ۔ افسیوں ۔ ۱۸:۵ میں شراب سے تناسب کرتے ہوُئے یہ بتایا ہے کہ ، روُح القدُس سے بھر جانا ایک زندگی کو حقیقی طور پر قابو کرنا ہے جبکہ شراب منفی طور پر قابو کرتی ہے ۔
حوالہ : علامت ۵ ۔ " روُح القدُس سے بھر جاؤ " ، صفحہ ۔ ۶۷ ۔

۸ ۔ روُح القدُس سے ، بھر جانے کے لیئے ، اُس سے قابو میں اور اُسکی طاقت میں آ جانے کے لیئے ، ہمیں چاہیئے کہ :

(۱) اپنی زندگی میں ہر گناہ کا اقرار کر لیں (۱، یوُحنا ۔ ۹:۱)
(۲) اپنی زندگی کا ہر پہلو خدا کے سامنے پیش کر دیں (رومیوں ۔ ۱۲:۱-۲) ، اور
(۳) خدا کو دعوت دیں کہ ہمیں روُح القدُس سے بھر دے ۔

لوُقا ۔ ۱۳:۱۱ میں یسوُع کا کیا وعدہ ہے ؟

۹ ۔ روُح القدُس کے قابو میں رہنا مسیح میں بسنا ہے اور خدا کو اجازت ہونی چاہیئے کہ وُہ اپنی زندگی ہمارے زریعے سے گزارے ۔
یوُحنا ۔ ۱۵:۵ میں خدا آزمائش کے سلسلے میں ہمیں کیا بتاتا ہے ؟

۱۰ ۔ جب ہم آزمائش میں گر جاتے ہیں ، تو ہم ٹھیک رستے پر واپس کیسے آ سکتے ہیں ؟ (اُوپر نمبر ۸ بھی دیکھئے) ۔

۱، یوُحنا ۔ ۹:۱

۱۱۔ جب ہم خدا کو خوش کرنے کے لیئے آزمائش پر حاوی ہو جانے کی کشمکش کریں تو خدا کا ہمارے لیئے کیا روّیہ ہوتا ہے؟ زبور ۱۰۳: ۸۔۱۴

خلاصہ

۱۲۔ دُعا "ہمیں آزمائش میں نہ لا" تمہارے لیئے کیا معنی رکھتی ہے؟

۱۳۔ الف۔ تمہاری زندگی میں آج کونسی آزمائش رائج ہے؟

ب۔ اِس آزمائش میں خدا تمہاری مدد کسطرح کر سکتا ہے؟

۱۴۔ الف۔ آزمائے جانے کے وقت اُس لڑائی کا ذکر کرو جو روُح القدُس اور ہمارے پرانے گناہ گار فطرت کے درمیان ہوتی ہے۔

ب۔ جب تمہیں اِس قسم کی لڑائی کا تجربہ ہو رہا ہو تب تم گناہ کیوں نہیں کرتے؟

۱۵۔ صرف روُح القدُس ہمیں آزمائش پر حاوی ہونے کی طاقت دیتا ہے۔ تمہیں اِس قوّت کا تجربہ کرنے کے لیئے کیا کرنا ضروری ہے؟

۱۶۔ روُح القدُس اور اپنی زندگی کے لیئے تمہاری دُعا کیا ہے؟ اگر تم نے مسیح سے کبھی نہیں مانگا کہ تمہیں روُح القدُس سے بھر دے، قابو کر دے، اور مختار کر دے، تب شاید تمہیں یہ چاہیئے کہ خدا سے پہلی دفعہ مانگ لو۔ نیچے دی ہوئی دُعا تجویز کی گئی ہے جو تم روزانہ مانگ سکتے ہو۔

" یسوع مسیح میں مانتا ہوں کہ میں اپنی طاقت سے مسیحی زندگی نہیں گزار سکتا۔ صلیب پر چڑھ کر آپنے میرے گناہ معاف کر دیئے، اُسکے لیئے شکریہ۔ اب میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ میری زندگی کا اختیار لے لیں۔ مجھے روح القدس سے بھر دیں جیسا کہ آپ نے حکم دیا تھا، اور جیسا آپ نے وعدہ کیا اگر میں آپ سے مانگوں۔ خدا یا، روح القدس کی طاقت سے، آپ اپنی زندگی مجھ میں بسر کریں۔ میں یہ دُعا یسوع کے نام سے مانگتا ہوں، آمین۔"

سبق ۸ علامات

۱۔ " یسوع کی بیابان میں آزمائش " (متی ۴ : ۱-۱۱)۔ ابلیس جسکا دوسرا نام شیطان ہے، اُس نے آدم اور حوا کو باغِ عدن میں آزمایا اور یہاں، اُس نے یسوع کو بیابان میں آزمایا۔ شیطان ذلیل فرشتہ ہے۔ وُہ "حقیقت" ہے، علامتی نہیں، اور اُن لوگوں سے متواتر جھگڑتا ہے جو خدا کو مانتے اور اُسکا حکم مانتے ہیں۔ شیطان کی آزمائشیں اصل ہیں اور ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ ہم اُسکی راہ قبول کریں یا ہم اپنی راہ لیں، بجائے اسکے کہ خدا کی راہ پر چلیں۔ ایک دن یسوع سب مخلوقات پر بادشاہی کرے گا، لیکن شیطان نے اپنا زور لگایا اور اپنا رشتہ وقت سے پہلے جتایا۔ اگر یسوع ہار مان لیتا، اُسکا زمین پر مقصد ــــ ہمارے گناہوں کے لیئے مرنا، اور ہمیں ابدی زندگی کا موقعہ دینا ــــ سب کچھ ادھورا رہ جاتا۔ جب آزمائش خاصی مظبوط نظر آتی ہیں، یا جب تم یہ سوچتے ہو کہ تم اُسکو معقول مانتا قبول کر لوگے، یہ سوچو کیا شیطان، تمہاری زندگی کے لیئے یا کسی اور کی زندگی کے لیئے، خدا کے مقاصد کو روک رہا ہے ؟

۲۔ " یسوع ہیکل کے اندر آزمایا نہیں گیا " نا، اُسکے بپتسمہ کے وقت، بلکہ بیابان میں جہاں وُہ تھکا، اکیلا، اور بھوکا تھا، اور اس لحاظ سے خاصہ کمزور۔ شیطان عام طور پر ہمیں اُس وقت آزماتا ہے جب ہم کمزور ہوتے ہیں ــــ جب ہم جسمانی یا جزباتی دباؤ میں ہوں (مثال کے طور پر، اکیلے ہوں، تھکے ہوں، ضروری فیصلوں پر بچار کر رہے ہوں، یا شک و شبہ میں ہوں)۔ لیکن وُہ ہمیں وہاں بھی آزماتا ہے جہاں ہماری طاقت ہوتی ہے، جہاں ہم غرور سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے حملوں سے ہمیں ہمیشہ بچنا چاہیئے۔

۳۔ "شیطان" کا مطلب "الزام لگانے والا" ہے۔ وُہ "ابلیس" کے نام سے بھی پُکارا جاتا ہے۔ جب کہ وُہ شیطان اور مُخالف یا بُری روُح ہے۔ کُچھ لوگوں کے لیئے ناقابلِ اعتبار ہے، تاہم یہ دیکھنا ضروری ہے کہ بائبل اُن کے بارے میں کیا کہتی ہے۔ انجیل میں یسوُع نے بہت لوگوں کو مُختلف موقع پر بُری روُحوں سے بچایا۔ بائبل شیطان کو ایک فرشتہ جیسا بتاتی ہے جس نے خدُا کے خلاف ایک آسمانی بغاوت پیدا کی۔

اس واسطے خدُا نے اُسکو اور اُسکے ساتھی فرشتوں کو بہشت سے باہر نکال دیا۔ (۲، پطرس ۲:۴؛ مکاشفہ ، ۱۲،۷-۹)۔ شیطان کی سرکردگی میں، یہ فرشتہ جیسی چیزیں، خراب روُحیں کہلانے لگیں، یہ اپنی تراکیب نظام دیتے ہیں اور لوگوں پر حملہ کرتے ہیں۔ (افسیوں ، ۶:۱۲)۔ شیطان اور اُسکی طاقتیں لوگوں کو شیطان کی بندگی کرنے کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ (لوُقا ، ۴:۷) اور لوگوں کو خدُا کی طرف جانے سے باز رکھتی ہیں۔ (لوُقا ، ۸:۱۲)۔ پیدائش ، ۳،۱۵ میں شیطان کی ہار کا وعدہ کیا ہے، اور مسیح کی صلیب پر پوُرا ہوُا (کُلسیوں ، ۲:۱۵)۔ یسوُع، صلیب سے جی اُٹھنے کی وجہ سے، شیطان پر اور اُسکی طاقت پر حاوی تھا۔ اس لیئے، یسوُع مسیح کُلُ دُنیا کا مستقبل بادشاہ ہے۔ شیطان ابھی بھی ایک قوت ہے جسکو ماننا چاہیئے جب تک یسوُع زمین پر فیصلہ کرنے واپس نہ لوٹے۔ (متیؔ ، ۲۷،۱۹)۔ شیطان سرسری طور پر اُس دُنیا کے حصہ کا حکمران ہے جنھوں نے اُسکی پیروی کرنا تجویز کی ہے۔ یعقوب ، ۴:۷ سکھاتا ہے کہ ایمان لانے والوں کو شیطان کا (یا بُری روُحوں کی طاقتوں سے) مقابلہ کرنے کے لیئے مسلسل طور پر اپنی زندگیوں کو خدُا کی راہبری کے سپُرد کر دیئں۔

۴۔ "روُح القدُس کے کام" — کیونکہ روُح القدُس مسیح زندگی کی طاقت کا ذریعہ ہے، یہ جاننا ضروری ہے کہ وُہ ہے کوَن۔ کتابِ مقدس میں روُح القدُس باپ اور بیٹے کے ساتھ ہے جو خدُائی کا واضح فرد ہے۔ بطور ایک خدُا واد ہستی کے، روُح القدُس ابدی ہے، سب جگہ حاضر، قادرِ مطلق، کمال عقلمند، پرُ انصاف، اور مکمل طور پر معقول (عبرانیوں ، ۹:۱۴؛ زبُور ، ۱۳۹،۷-۱۰؛ ۱، کرنتھیوں ، ۲:۱۰-۱۱)۔

روُح القدُس کا واضح کام پاک کرنے کا ہے جو ہمیں یسوُع میں نئی زندگی بسر کے لیئے آزاد کر دیتا ہے۔ (۲، کرنتھیوں ، ۳،۱۷)۔ یہ روُح القدُس کی ہی وجہ ہے کہ وُہ ہمیں روحانی طور پر دوسرے جنم کی طرف لے جاتا ہے، خدُا کی حضوری ہماری طرف لے آتا ہے، ہمیں خدُا کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے، ہمیں خدُا کے پیار کا احساس دیتا ہے، ہمیں طاقت دیتا ہے کہ ہم مسیحی زندگی کا مظاہرہ کریں اور مسیحی زندگی بسر کریں۔ وُہ ہمیں روحانی نعمت دیتا ہے جس سے ہم مسیح کے بدن کی خدمت کریں۔ (ططُس ، ۳:۵؛ یوُحنا ، ۱۴،۱۶-۱۸؛ رومیوں ، ۸:۲۶؛ رومیوں ، ۵:۵؛ اعمال ، ۱:۸؛ ۱، رومیوں ، ۸:۵-۹؛ کرنتھیوں ، ۱۲:۴-۲)

روُح القدُس ہمیں پڑھاتا ہے ، حوصلہ دیتا ہے ، آرام دیتا ہے ، ہمارے لیئے پیروی کرتا ہے ، اور ہمیں
سب قسم کی سچائی کی طرف لے جاتا ہے (یوُحنا ، ۱۲:۱۳ ، اعمال ، ۹:۳۱ ; یوُحنا ، ۱۴:۱۲ ;
رومیوں ، ۸:۲۷ ۔
رومیوں ۸ ہمیں بتاتا ہے کہ " زندگی اور اطمینان " کی چابی اپنے دماغ کو روُح القدُس کے قابو میں
دے دینے سے ہے (۸:۶) اور ہمیں اُس گناہ پر جیت کا تجربہ ہوتا ہے جو ہمیں قابو میں رکھنے کی
تلاش میں رہتا ہے ۔
علامت ۳ بھی دیکھئے ، روُح القدُس ، صفحہ ، ۳۸ ۔
۵۔ " روُح القدُس سے معمُور ہوتے جاؤ " (افسیوں ، ۵:۱۸) ۔ یہ روُح کو ایک مقدار سے مناسبت نہیں دیتا ،
(جیسا کہ ایک شیشہ کے گلاس کو بھرنے کی ضرورت ہو ، برعکس گلاس سے جو پانی سے آدھا بھرا ہوُا ہو ۔)
یہ جُملہ ہماری مسلسل خواہش کی بابت ہے جس سے ہم روُح القدُس کو اپنی زندگیوں میں مکمل طور پر قابو میں
کرنے دیتے ہیں ۔ اسی طرح نہ ہی شراب سے تناسب (" شراب میں متوالے نہ ہو ") کا مطلب ہے کہ ہم
روُح القدُس میں متوالے ہو جائیں جس کی وجہ سے ہم نہ دیکھ سکیں ، نہ سُن سکیں ، محسوس کر سکیں یا حقیقت
میں دلیل دے سکیں یا خوُد ضبطی سے کام لے سکیں ۔ روُح القدُس ہم میں یسوُع کی زندگی پیدا کرتا ہے ،
جو ہمیں نیک تصوّر ، طاقت ، پیار اور ضبط نفس دیتا ہے اور وُہ پھل جو گلتیوں ، ۵:۲۲-۲۳ میں
درج کیئے ہوُئے ہیں ۔

سبق ۹

بُری روُح کے مقابل حفاظت

"... بلکہ برُائی سے بچا"

ہمیں صرف اخبار پڑھنا یا ٹیلیویژن دیکھنا کافی ہے اور یہ پتہ چل جاتا ہے کہ بدکاری ایک حقیقت ہے جو روزانہ قوموں اور انسانوں کو تباہ کرتی ہے۔ بہت لوگوں کے لیئے بدکاری کا جواب ڈر اور مایوسی ہے لیکن ایک مسیحی کے لیئے اُمید ہے۔ تمام بائیبل میں پتہ لگتا ہے کہ بدکاری کا سامنا کرنے کے لیئے خدُا ہماری پناہ اور نجات ہے، اور خدُا اِس دُنیا میں تباہ کن طاقتوں کو سَر کرنے کے لیئے سب سے مظبوط ہے۔ خدُا نے اپنے زریعہ ہمیں ابدی زندگی دینے کے لیئے اُس نئے آسمان اور زمین کے لیئے جس میں کوئی بدکاری نہ ہو، موت کو ہی ایک راستہ بنا دیا۔ اس اُمید کو قبوُل کرتے ہوُئے اور اپنی پناہ کے لئے خدُا پر بھروسہ کرتے ہوُئے یسوُع نے ہمیں یہ دُعا کرنا سکھایا، "باپ ... ہمیں برُائی سے بچا۔"

یہ درخواست سمجھنے کے لیئے ہمیں یونانی الفاظ کو دیکھنا چاہیئے جو کہ "نجات" اور "بدکاری" کے لیئے استعمال کیئے گئے ہیں۔ "نجات" کا ترجمہ دو الفاظ سے کیا گیا ہے، "اپو رھومائی" جس کا مطلب ہے، "کسی جگہ سے رہائی دینا، محفوظ رکھنا"، اور اس لیئے، "نجات دینا"۔ لفظ، "پونی روز" کا مطلب "اُس بدکاری کا ہے جسکے اثر قدرت میں بدی پیدا کرنا اور بدی لانا ہے، اور اُسکے نتیجے، بدخواہی، بے انصافی اور تباہی ہوتے ہیں"۔ یہ باتیں رحیم ہونا، کریم ہونا اور خدمت کرنے کے برعکس ہیں۔

اس لفظ کو اسم کی طرح استعمال کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ یسوُع اُس شیطان کا ذکر کر رہا تھا، جسکا ذکر بائیبل میں اُس سے منسوب کیا گیا ہے جو دُنیا میں ہر بدکاری کو شروُع کرنے والا وُہ ہی تھا (۱)۔ یسوُع نے شیطان کا اور اُسکی بد روُح قوتوں کا سامنا کیا اور اُسکو معلوم تھا کہ صرف خدُا ہی ہمیں اس دُشمن کی طاقتور اور زمانہ دراز تباہ کُن چالوں سے بچا سکتا ہے۔ یسوُع ہمیں دُعائے ربانی میں سکھا رہا ہے کہ ہمارا آسمانی باپ دستیاب ہے اور یہ سب کرنے کے قابل ہے۔ آسمانی باپ سے یہ طلب کرنا کہ ہمیں شیطان سے چھٹکارا دلا دے، در اصل یہ کہنا ہے کہ ہمیں شیطان کے پھندے میں نہ پڑنے دے، کہ ہمیں اس مرحلے سے گزُار دے اور شیطان کے تباہ کُن مقاصد سے رہا کر دے (۲)۔

تاہم شیطان ہم پر راز دار ہے ـــ زبردست آزمائش کے زریعے، مشکل حالات یا دوٗسروں کی سنگدلی کے زریعے ـــ ہم جان سکتے ہیں کہ "خدُا ہمارے لیئے ہے" اور اُس شیطان سے کہیں زیادہ طاقتور ہے جسکا ہم نے سامنا کرنا ہے۔ شیطان خدُا کی وجہ سے محدود ہے۔ ہمیں کوئی چیز چھوٗ نہیں سکتی جب تک خدُا کی مرضی نہ ہو اور پھر اجازت تبھی ملتی ہے جب وُہ ہمارے فائدہ کے لیئے ہو (۲)۔ جیسا ذکر کیا ہے، موت خدُا ہی مسیح پر ایمان لانے والے پر فتح ہے۔

خدُا کی شیطان سے مُخلصی صرف ایک مظبوط دشُمن سے بچاوٗ کی نہیں ہے۔ خدُا شیطان سے ہماری مشکلات کو استعمال کرتا ہے کہ ہم مکمل انسان بن جائیں تاکہ ہماری زندگی سے خدُا کا کردار ظاہر ہو۔
ڈبلیو فلپ کیلر، اپنی کتاب "ایک دنُیادار دُعائے ربانی کو دیکھتا ہے" میں دیکھتا ہے کہ خدُا کا پیار کا تناسب بچہ کے اُس عمل سے ہے جو چلنا سیکھ رہا ہو۔ جس طرح محبتی والدین اپنے بچہ کی مدد کرتے ہیں اور اُسکی طرف دھیان دیتے ہیں جب وُہ چلے، گرے، ٹھوکر کھائے یا خراش کھائے، اُسی طرح خدُا ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم روحانی طور پر "چلیں" جب کہ ہم بدکاروں سے اور دُنیا سے ٹکریں کھاتے ہیں۔ خدُا کی یہ خواہش نہیں ہے کہ ہم اپنی کمزوریوں سے یا ہار سے مایوس ہو جائیں، بلکہ خدُا ہمارے عملی عمل سیکھنے کے دوران ہمارے ساتھ ہو، تاکہ وُہ ہمیں طاقت دے اور اُن مرحلوں پر مدد کرے اور حوصلہ افزائی کرے جو کہ خدُا کے ساتھ کاملیت اور اُسکے ساتھ ایک گہراہ رشتہ پیدا کر دیتا ہیں۔

اِس کتاب میں کیلر، شیطان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے تین حل بتاتے ہیں: پہلا حل ـ جب ہم شیطان کا سامنا کریں، ہمیں چاہیئے کہ ارادتاً خدُا کی مدد چاہیئے۔ فقطیّ دُعا سے ہم خدُا کو بتا سکتے ہیں کہ لڑائی ہماری طاقت سے باہر ہے، ہم یہ مقابلہ نہیں کر سکتے اور روٗح القدُس کے زریعہ خدُا سے درخواست کریں کہ ہمیں گرنے سے بچالے۔

دوٗسرا حل ـ خدُا کے زریعے شیطان سے بچنا عام فہم کا استعمال ہے۔ پولُس نے تیمتھیس کو کہا۔ "اِن چیزوں "بدکاریوں" سے بھاگ ..." (۱، تیمتھیس، ۶:۱۱)۔ ہماری زندگیوں میں اُن حلقوں میں جہاں ہم کمزوری میں گر سکتے ہیں، چاہیئے کہ ہم دل کی آواز کو سنُیں جو یہ کہتی ہے کہ اُن جگاہوں سے، موقعوں سے، یا اُن لوگوں سے بچ کر رہیں جو ہم کو گرا دیتے ہیں۔ جب ہم خطرہ کو نہ دیکھ سکیں، روٗح القدُس بھی ہمیں خبردار کر دیتا ہے۔

آخری حل۔ شیطان کا مقابلہ کرنے کے لیئے ہمیں ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ (یعقوب ۴ : ۷)۔ جب ہم ڈر میں ہوں، شک میں ہوں، ایمان کھو بیٹھیں، یا دشمن کو خدا کے رستے سے پرے کھینچ لے جانے سے دب جائیں، ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ "روح کی تلوار" جو دشمن کو تباہ کرتی ہے وہ خدا کا کلام ہے (افسیوں ۶ : ۱۷)۔ شیطان کو روکنے کے لیئے پہلے ہم خدا کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں اور پھر موقعہ کے مطابق کلام کا حوالہ دیتے ہیں۔ یسوع نے ایسا اپنی بیابانی کی آزمائشوں کے موقعوں پر کیا (متی ۴)۔ ہم جتنی زیادہ بائبل پڑھیں اور حفظ کریں، یہ اتنا ہی آسان ہو جاتا ہے۔

بائبل کی سچائی کے تمام حلقے یسوع کی دعائے ربانی میں مظبوط کیئے ہوئے ہیں۔ "باپ۔۔ ہمیں برائی سے بچا۔"

اس سبق میں ہم ان میں سے چند اصولوں کو بائبل کی نظر میں دیکھیں گے۔

۱۔ الف۔ شرح میں شیطان کی تعاریف کیا ہے؟ (پیرا ۲۰۴)۔

ب۔ نجات کے بارے میں یسوع دعائے ربانی میں کیا کہتا ہے؟ (شرح کو دہراؤ، پیرا ۲۰۴)۔

۲۔ افسیوں ۶ : ۱۰ - ۱۳ اس دنیا میں شیطان کے خلاف جنگ کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

حوالہ، شیطان، صفحہ ۶۲

۳۔ الف۔ اُن الفاظ کی یا جملوں کی فہرست بناؤ جو کہ خدا کے زرہ بکتر کا ذکر افسیوں ۶ : ۱۳ - ۱۷ میں کرتا ہے۔ لڑائی میں ہمیں کون حفاظت دیتا ہے؟

ب۔ خدا کے زرہ بکتر استعمال کرنے کے لیئے ہمارے پاس عملی چارے کیا ہیں؟

امثال ۴ : ۱۳ - ۱۵

۱ تیمتھیس ۶ : ۱۱

رومیوں ۶ : ۱۳

۴ ۔ الف ۔ شیطان کے خلاف لڑائی کے لیئے ہمارے پاس سب سے ضروری حل کیا ہے ؟

افسیوں ۶ : ۱۸

ب ۔ زندگی کی لڑائی میں ، دُعا کی طاقت اور خدا کی تعریف ، تواریخ ۲ ، ۲۰ میں دلفشنا دکھائی گئی ہیں ۔ اِس قصہ کا خُلاصہ کرو ۔

۲ تواریخ ۲۰ : ۱ ۔ ۶ ؛ ۱۲ ۔ ۱۵ ؛ ۲۱ ۔ ۲۴

پ ۔ یہوواہ قوم کی فتح کے لیئے اُنکے پاس کونسے حل تھے ؟

ت ۔ اِس قصہ سے ہمیں کیا کرنے کا حوصلہ مِلتا ہے ؟

۵ ۔ الف ۔ لڑائیوں کے لیئے ہمارے اندر سے ہمیں طاقت کون دیتا ہے ؟

رومیوں ۸ : ۲۶

افسیوں ۳ : ۲۰ ، ۱۶

ب ۔ جنگ و جدل میں روُح القدُس ہمیں کیا قوّت دیتا ہے ؟

۲ تمطیس ۱ : ۷

۱ یوُحنا ۴ : ۴

۶۔ ہم شیطان کے خلاف لڑائی لڑنے سے کیسے بدل جاتے ہیں ؟

رومیوں ۰ ۵۔۳:۵ (یعقوبؔ ۰ ۴۔۲:۱)

۱۰ پطرس ۰ ۵:۱۰

۷۔ جب ہم ایمان اور پابندی میں انتخاب کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو کس چیز کا بھروسہ زیادہ کر سکتے ہیں ؟

زبُور ۰ ۲۴۔۲۳:۳۷

یسعیاہ ۰ الف ۳۔۲:۴۳

۱۰ یوُحنّا ۰ ۵:۱۸

۸۔ بائیبل میں یہ حوالات اِن لڑائیوں سے جن میں ہم نے شیطان سے سامنا کرنا ہے کیا سکھاِ تے ہیں ؟

۱۰ پطرس ۰ ۹۔۵:۸

حوالہ: علامت ۲۰ " شیطان زور سے باز رکھا گیا " ، صفحہ ۰ ۲۸

۹۔ جب خدُا ہمیں شیطان سے چھڑا دیتا ہے تو اُسکا قطعی آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟

۲۰ تیمِتھیُس ۰ ۴:۱۸

یُہوداہ کا عام خط ۰ ۲۵:۲۴

خلاصہ

۱۰۔ یسوعؔ کی دُعائے ربانی "باپ... ہمیں برائی سے بچا" میں کونسا وعدہ چھپا ہے ؟

۱۱۔ شیطان سے محفوظ رہنے کے لیئے تم خدا سے کن چیزوں کا انتخاب کر سکتے ہو ؟

۱۲۔ شیطان کے ساتھ تمہاری کشمکش میں خدا تمہاری زندگی میں کیا کرنا چاہتا ہے ؟

۱۳۔ عین اِس وقت کیا تمہاری زندگی میں کوئی ایسا مقام ہے جس میں تم شیطان سے لڑ رہے ہو ؟

سبق ۹ علامات

۱۔ حوالہ، علامت ۳، "شیطان، ابلیس"، صفحہ ۹۲۱۔

۲۔ حوالہ، علامت ۴، سی. ایچ. ویلش، صفحہ ۹۳۳۔

۳۔ "شیطان زور سے باز رکھا گیا"۔ "شیطان کی طاقت سمجھنے کے لیئے تصوّر کرو کہ ایک لکڑی زمین میں گاڑی ہوئی ہے۔ اس لکڑی کے ساتھ، زنجیر کے ساتھ ایک دھاڑتا ہوا ببر شیر بندھا ہے۔ جب ایک مسیحی وہاں سے گزرتا ہے، شیر اسکو دیکھتا ہے اور زبردست جھپٹ سے اُسکی طرف آتا ہے لیکن وُہ زنجیر کی وجہ سے روک دیا جاتا ہے اور وُہ اُس سے آگے نہیں بڑھ سکتا، وُہ صرف دھاڑ سکتا ہے۔ تاہم، مسیحی آزاد ہونے کی وجہ سے اگر چاہے تو زنجیر کے حلقہ تک جا سکتا ہے۔ لیکن وُہ ضائع ہو جائے گا، کیونکہ اس موقع پر وُہ شیطان کا مقابلہ کر نہیں سکتا۔ بہر کیف، شیر مسیحی کو اپنے حد میں چلنے پہ آمادہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی خدا اصلی خطرہ میں جانے دے گا، وُہ صرف مسیحی کو جانچنے دے گا۔ خدا نے شیطان کی قوت کو محدود کیا ہے۔ شیطان ہمیں بغاوت کی طرف نہیں لے جا سکتا اور نہ ہی گناہ میں ڈال سکتا ہے اگر ہم اُس سے تعاون نہ کریں۔ بائبل یہ بتاتی ہے کہ مسیحی اُس اندھیرے راج میں جس میں وُہ شیطان کے قبضہ میں تھے اُس سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی میں داخل کر دیا گیا ہے۔ (کلسیوں ۱:۱۳)۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہم نے اپنے ماتھوں پر یہ الفاظ آراستہ کیئے ہوں، "نئے انتظام کے ماتحت"۔ "شیطان کے ہم پر کوئی حقوق نہیں اگر ہم اسکو نہ دیں۔" ___ ایورٹ فلم، "دُعائے ربانی کے ساتھ جینا" (انگریزی زبان میں)، صفحہ ۱۰۱-۱۰۰۔

سبق ۱۰

بادشاہی ، قدرت ، اور جلال

" کیونکہ بادشاہی اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں ۔ آمین "۔

خدا کی حمد کا ذکر دُعائے ربانی کے آخر میں ہوتا ہے، یہ نیا عہد نامہ کے پُرانے وقتوں کے ۵۰۰۰، آدھے ، مکمل یا ادھورے مسودوں میں ملتا ہے ۔ نمایاں کتابی ہستیوں کا خیال ہے کہ یہ حصہ لوگوں نے بعد میں درج کیا ، غالباً اس نظریہ سے کہ دُعائے ربانی عوامی بندگی کے لیئے موافق بن جائے ۔

یقیناً روُح القدُس الہام کی وجہ سے روُح پھونکتا ہے گر یسوُع کی زبان سے نہ بھی ہو ، خدُا کی حمد کی دُعا ، اسکی بندگی کو شرُوع یا ختم کرتی ہے ۔ اسکے اصل خیالات صاف بائبل میں ہیں اور داوُد کی دُعا سے ملتی ہے جو ۱۔ تواریخ ، ۲۹:۱۱ میں یوں دی ہے ــــ " اَے خدُاوند ، عظمت اور جلال اور غلبہ اور حشمت تیرے لیئے ہیں کیونکہ سب کچھُ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہے ۔ اَے خدُاوند ، بادشاہی تیری ہے اور تُو ہی بحیثیت سردار ، سبھوں سے ممُتاز ہے ۔"

ان وجوحات کی بنا پر یہ مناسب ہے کہ یہ دیکھنے کے بعد کہ خدُا کی حمد کے روایتی مطلب کیا ہیں ، اِس دُعاوں کی دُعا کے مطالعہ کو ختم کیا جائے ۔

یہ کہنا کہ " بادشاہی تیری ہے " یہ ماننا ہے کہ خدُا تعالیٰ تمام دُنیا کا بادشاہ ہے ۔ بادشاہوں کا اور قوموں کا عروج اور زوال ہوتا ہے اور خدُا انکو محدود کرتا ہے کہ وُہ کیا کر سکتے ہیں ۔ جبکہ شیطان کے پاس بہت طاقت ہے کہ وُہ متاثر کرے ، بائبل یہ بات صاف کرتی ہے کہ خدُا تعالیٰ بالاخر اچھائی اور برُائی کی لڑائی میں غالب ہو گا ۔

اگرچہ خدا نے ایسی دنیا پیدا کی جس میں بدکار لوگ ہیں تاہم وہ صرف خدا ہی کی اجازت اور اُسی کے مقاصد پُورے کرنے کے لیئے موجود ہیں۔ بائبل کی بتائی ہوئی پیش گوئی اور واردات یہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا واردات اور تواریخ کے مقدّر پر اعلیٰ طور پر بادشاہی کرتا ہے۔ بائبل کی آخری کتاب مکاشفہ میں لکھا ہے کہ آخریت میں خدا تعلیٰ ہماری درحم برحم دُنیا کو اور بدکاری سے آزاد زمین کو، ایک نئے ازلی جنت میں تبدیل کر دے گا، جو کہ راستبازی سے بھرا ہوگا اور جہاں یسوعؔ مسیح حاکم ہو، جسکو خدا نے ہمیشہ کے لیئے باشاہوں کا بادشاہ کہلایا۔ (مکاشفہ ۱۲، ۱۹، ۱۴، ۱۷)۔

"بادشاہی تُمہاری ہے" ہمیں یاد کراتی ہے کہ ہمارا آسمانی باپ بادشاہ ہے اور ہمیں حُکم دیتا ہے کہ ہم رقیب سلطنتوں کو دُور کریں اور خدا کو اپنی زندگیوں پر راج کرنے دیں۔

"بادشاہی تُمہاری ہے" ہمیں یاد کراتی ہے کہ تمام طاقتیں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ اپنی تخلیق کو سہارا دیتا ہے، کہکشاں کو اور چھوٹی سے چھوٹی ساخت زندگی کو حُکم دیتا ہے۔ ہر انسان کے وجود میں اور ان چیزوں میں فخر لیتا ہے ___ خوب صورتی، ہُنر، قابلیت، دولت، یا، اسکے علاوہ ___ وہ چیزیں جو خدا کی طرف سے آتی ہیں، اپنی بڑائی کی اس میں کوئی گُنجائش نہیں ہے۔ خدا کی طاقت ہمیں نہ صرف آج سہارا دے گی، بلکہ اُس دن تک جب وہ حکومت لے آئے گا جہاں ایمان لانے والے ابتک زندہ رہیں گے۔
"بادشاہی تمہاری ہے" ہمیں طلب کرتی ہے کہ ہم اُس خدا کے سامنے سَر جھکائیں جو ہماری زندگیوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیتا ہے۔

"جلال تمہارا ہے" ہمیں خدا کا عظیم الشان کردار یاد کراتا ہے۔ جتنا ہی زیادہ ہم اپنے آسمانی باپ کا کردار دیکھیں ___ اسکی بڑائی، انصاف، پیار، کشادہ دلی، رحم دلی ___ اتنا ہی زیادہ ہم اسکا ازلی جلال دیکھیں گے۔ ہر چیز خدا کے جلال کے لیئے وجود میں ہے، تاکہ اسکی عظمت، اسکی پارسائی، نیکی، اور اسکا کمال ظاہر ہوں۔

خدا کے جلال کا سب سے بڑا مکاشفہ اُسکے بیٹے، یسوع مسیح، میں ہے۔ خدا کی زندگی، اسکی موت، صلیب پر سے جی اٹھ جانا، اور جنت میں اس وقت بادشاہی کرنا، خدا کے کمال کردار کا، خدا کے جذبے کا عکس ہے تاکہ اُسکے بیٹوں اور بیٹیوں کو انسانی نسل سے نکال کے اُسکے جلال کا "حصہ دار" بن جائیں۔ جوں ہی ہم اپنی زندگی خدا کو سونپ دیں، روح القدس کو خوشی ہوتی ہے کیونکہ ہم نے خدا کے کردار کو اپنے میں بسا لیا، تاکہ ہم اپنے الفاظوں سے، اپنے روپ سے اور اپنے کاناموں سے اُسکا کردار ظاہر کریں۔ جیسے چاند سورج کی روشنی کو لوٹاتا ہے، اسی طرح خدا نے ہمیں بنایا کہ ہم اسکے جلال کا عکس اب تک لوٹاتے رہئیں۔

بالاخر، "آمین" جس سے دعائے ربانی ختم ہوتی ہے، محض ایک لفظ ہی نہیں ہے جس سے ہم دعا کو ختم کریں۔ اسکا مطلب ہے کہ، "ایسا ہی ہو" یا، "یوں ہی ہو۔" "آمین" کہنا، یہ کہنا ہے، "ہاں، یہ ٹھیک ہے، تجھے منظور ہے۔ ایسا ہو جانے دو، یہ معاملہ اسی طرح ہو۔" جب ہم اپنے آسمانی باپ کی حمد کرتے ہیں، اسکی بادشاہی ڈھونڈتے ہیں، اپنے ضروریات کے لیئے اسپر بھروسہ کرتے ہیں، اسکی معافی حاصل کرتے ہیں، اور آزمائش اور شیطان کو سرکرنے کے لیئے خدا کی طاقت استعمال کرتے ہیں، ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہیئے کہ خدا، ہماری زندگی کی لیئے، اپنا عمدہ اور عزیز مقصد تکمیل تک پہنچائے گا۔ دعائے ربانی کا "آمین" خدا پر بھروسہ ہے اور اپنے پہ نہیں بلکہ اُسپر سپُردگی کا اعلان ہے۔

شاگرد نے چاہا کہ یسوع اسکو دعا کرنا سکھائے اسی طرح جیسے اُسنے اپنی قابلِ تعریف خدمت کے راز فاش کیئے۔ سو یسوع نے اسکو اور ہم کو یہ دعاوں کی دعا دی۔

۱۔ "بادشاہی تمہاری ہمیشہ سے ابد تک ہو" کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ الف۔ زبور ۹۳ خدا تعالیٰ کی بادشاہی کے بارے میں کیا اعلان کرتا ہے ؟

زبور، ۹۳:۱ (ب ۳،۴)

زبور، ۹۳:۲

زبور، ۹۳:۵

زبور، ۸۹:۱۴

ب۔ زبور، الف ۸۹:۱۵-۱۷ میں اُن لوگوں کے بارے میں، جو خدا کی عظمت کرتے اور اپنی زندگیوں کا بادشاہ بننے دیتے ہیں کیا ذکر کیا ہے ؟

۳۔ "قدرت ہمیشہ تمہارے لیئے ہے" کس حوالہ میں کہا گیا ہے ؟

۴۔ الف۔ اِنسان اپنی دلیل اور طاقت پر فخر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نیچے دی ہوئی آیات کیا بتاتی ہیں ؟

استثنا، الف ۸:۱۷-۱۸ (۱-تواریخ، ۲۹:۱۲)

اعمال، الف ۲۸:۱۶

یسعیاہ، ۳۰:۲۳-۲۴

۴ ۔ ب ۔ دی ہوئی آیات میں خدا کی طاقت کیسے بتائی گئی ہے ؟

یسعیاہ ، ۴۰: ۱۲، ۱۵

یسعیاہ ، ۴۰: ۲۲ ب ، ۲۶

یسعیاہ ، ۴۰: ۱۳ ۔ ۱۴

۵ ۔ خدا کا اُن سے جو اُسکی دانش پر بھروسہ رکھتے ہیں ، کیا وعدہ ہے ؟

یسعیاہ ، ۴۰: ۱۱

یسعیاہ ، ۴۰: ۲۷ ۔ ۲۹

یسعیاہ ، ۴۰: ۳۱

۶ ۔ الف ۔ خدا نے جی اُٹھے یسوع مسیح کو کیا طاقت عطا کی ہے ؟

عبرانیوں ، ۱: ۳ الف ، کلسیوں ، ۱: ۱۷

ب ۔ اِن عبارتوں میں اُس طاقت کا ، جو ہماری زندگیوں میں یسوع پر ایمان لانے پر ملتی ہے ، کیا ذکر کیا ہے ؟

اِفسیوں ، ۱: ۱۸ ۔ ۲۰

اِفسیوں ، ۳: ۱۶، ۲۰

۷ ۔ "جلال ہمیشہ تیرے لیئے ہے" کا کیا مطلب ہے ؟

۸ ۔ الف ۔ خدا تعالیٰ کا جلال معقول وقار ہے جو اُسکو ملنا چاہیئے اِس لیئے کہ وُہ ہے جو وُہ ہے ۔ (دُہرانے کے لیئے ، خدا کی خاصیئتوں کی فہرست دیکھو ، صفحہ ۲۲-۲۳)

۱ ۔ تواریخ ، ۲۹: ۱۱ میں داؤد کیا بتاتا ہے ؟

ب ۔ اِن آیات میں خدا کے عظیم الشان کردار کے بارے میں کیا ذکر کیا گیا ہے ؟

زبُور ، ۱۴۵: ۸ ۔ ۹

زبُور ، ۱۴۵: ۱۳ ب ۔ ۱۴

۹ ۔ الف ۔ خدا نے اپنا جلال ایک طرف کر دیا جب وُہ ہماری خدمت کرنے آیا ۔ گتسمنی کے باغ میں صلیب پہ چڑھنے سے پہلے یسُوع نے کیا دُعا کی ؟

یوُحنا ، ۱۷: ۵ ، ۲۲ ۔ ۲۳

ب ۔ خدا کے جلال کی روشنی کو لوٹانے کے بارے میں یہ آیات کیا کہتی ہیں ؟

۲ ۔ کرنتھیوں ، ۳: ۱۸ (گلتیوں ، ۵: ۲۲ ۔ ۲۳)

کلسیوں ، ۳: ۱۲ ۔ ۱۷

خُلاصہ

۱۰۔ الف ۔ اس سبق میں خدُا کے بارے میں ، اور تمہارے ساتھ اُسکے رشتہ کے بارے میں ، کیا سچائی نظر آتی ہے ؟

ب ۔ دُعا کو ختم کرتے ہوُئے خدُا کی بادشاہی ، قدُرت اور جلال پر مرکزِ توجہ لگانا ضروری کیوں ہے ؟

۱۱ ۔ الف ۔ آج تُمہیں خاص قسم کا آرام ، طاقت اور دانائی کن حلقوں میں چاہیئے ؟

ب ۔ اس سبق میں کونسے وعدے تُمہیں حوصلہ دیتے ہیں ؟ (سرگرمی سے اِس سبق کو دہراؤ اور حوالات کی فہرست یہاں دے دو ۔)

پ ۔ یہ وعدے تُمہیں کیا کرنے کے لیئے حوصلہ بڑھاتے ہیں ؟

۱۲ ۔ جب تمُ خدُا تعالیٰ کی مُکمل حمد کرتے ہو اور اُسکے جلال کی تعریف کرتے ہو تو اُسکا جلال ، تُمہاری زندگی میں اُسکی روشنی کے ساتھ کیسے لوٹتے نظر آتا ہے ؟ تمُ اُسکے جلال کے ثبوت کیا چاہو گے کہ روُح القدُس پیدا کرے ؟

نظرِ ثانی ، دُعاوں کی دُعا

۱۳ ۔ الف ۔ دُعا شروُع کرنے اور ختم کرنے پر یہ کیوں ضروری ہے کہ خدُا پر اور اُسکی مرضی پر زور ڈالا جائے ؟

ب ۔ یسوُع نے ہمیں اپنی ذاتی ضروریات اور مشکلات لے کر اُسکے پاس آنے کے لیئے کیا سکھایا؟ ہمیں خدُا سے کیا مانگنا چاہیئے ؟

۱۴ ۔ جب تُم اِن جملوں کے بارے میں سوچتے ہو تو تمہارے خیالات کیا ہوتے ہیں ؟

ہمارے باپ . . .
جو آسمان میں ہے . . .
تیرا نام پاک مانا جائے . . .
تیری بادشاہی آئے ، تیری مرضی جیسے آسمان پر پوُری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو ۔
آج کی روٹی ہمیں آج دے ۔
ہمارے قصور معاف کر ۔
جیسا ہم اپنے قصورواروں کو معاف کرتے ہیں ۔
ہمیں آزمائش میں نہ لا ، بلکہ برُائی سے بچا ۔
کیونکہ بادشاہی ، قدرت ، اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے ۔
آمین ۔

۱۵ ۔ اس مُطالعہ سے تُم نے خدُا کے بارے میں اور اُسکے ساتھ اپنا رِشتہ کے بارے میں کیا سیکھا ہے ؟

۱۶ ۔ خدُا کی قابلِ تعریف خدمت کے بارے میں وُہ کیا بھید تھے جو یسوُع نے اُس شاگرد کو دیئے جس نے پوُچھا ، " اَے خدُاوند ! ہمیں دُعا کرنا سکھا " ؟

نمایاں شرح کے علامات کا ہدایت نامہ

سبق	صفحہ نمبر	علامت اور عنوان
۱	۱۱	اے۔ ڈبلیو۔ ٹوزر، "خدا کے ساتھ رہنا آسان ہے"
	۱۲	۲۔ "خدا کو میرے لیئے مرنا ضرور کیوں تھا؟
		الف۔ کفارہ
		ب۔ معقول وجہ
۲	۲۰	۲۔ یسوع، خدا کے دائیں ہاتھ پر۔
	۲۱	۳۔ فلپ کیلر کے جنت پر خیالات۔
۳	۲۸	۱۔ خدا نے اپنے بارے میں کیا انکشاف کیا ہے؟
۴	۳۷	۲۔ خدا کی مرضی کی تمیز کرتے ہوئے۔
	۳۸	۳۔ روح القدس۔
		۴۔ مشکل اوقات پر خدا پر بھروسہ کرنا۔
۶	۵۱	۱۔ الف۔ مخلصی۔
		ب۔ موافقت۔
	۵۳	۲۔ جھوٹے الزام کا نقشہ جو لوس ڈبلیو۔ جونسن نے تیار کیا۔
۷	۵۹	۱۔ قاضی نہ بنو۔
۸	۶۶	۱۔ یسوع کی بیابان میں آزمائش۔
		۲۔ یسوع ہیکل میں نہیں آزمایا گیا۔
		۳۔ شیطان۔
		۴۔ روح القدس کے اعمال۔
		۵۔ روح سے معمور ہو جاؤ (افسیوں ۵:۱۸)۔
۹	۷۳	۳۔ دبا ہوا شیطان۔

دُعا کرنے کے لیئے دُعائے ربانی بطور ایک پیش رَو

ہمارے آسمانی باپ	عزیز آسمانی باپ ، شکر ہے کہ میں تجھ کو باپ کے نام سے پکار سکتا ہوں ۔
تیرا نام پاک مانا جائے	کاش تیرے نام کی عزت ہو کیونکہ تُو رحیم ، پیار کرنے والا ، رحم دل ہے ، بھلا ، پاک ، قادرِ مطلق اور ہر چیز کا جاننے والا ہے ۔ میں تیری بندگی کرتا ہوں ۔
تیری بادشاہی آئے	خداوند ، میرے پاس جو کچھ بھی ہے اور میں جو بھی ہوں تجھے دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اپنی روُح القدُس سے میری زندگی میں آج ہی ہادی ہو جاؤ ۔
ہماری روز کی روٹی ہمیں آج دے	میں آج کی اپنی ساری ضروریات کے لیئے ___ جسمانی ، جذباتی ، روحانی ___ جیسا آپ نے وعدہ کیا ہے ، صرف آپ ہی سے توقع کرتا ہوں ۔ (اپنے لیئے اور دوُسروں کی خاص ضروریات کے لیئے اِس وقت دُعا کریں ۔)
ہمارے قصوُر ہمیں معاف کر	خداوند ، شکریہ کہ آپ نے صلیب پر میرے تمام گناہوں کا کفارہ اٹھایا ۔ (اُس خاص گناہ کا جس کا خیال آئے ، تسلیم کر لو ، اور خدُا کا شکر کرو کہ اس نے صلیب کی وجہ سے معاف کر دیا ۔)
جیسا کہ ہم اپنے قصوُر والوں کو معاف کرتے ہیں	کیونکہ آپ نے میری زندگی بھر کے تمام گناہ صلیب سے معاف کر دیئے جب آپ نے صلیب پر جان دی ، میں دوُسروں کو معاف نہ کرنے کی پناہ نہیں دے سکتا ۔ (اُن لوگوں کو معاف کرنے کا ذکر کرو جنکا تم کو خاص طور پر خیال آئے ۔)

اور ہمیں آزمائش میں نہ لا	خداوند، مجھے روح القدس سے بھر دے تاکہ مجھے اتنی طاقت ملے کہ آج تیری مرضی پوری کر سکوں اور ان آزمائشوں کا مقابلہ کر سکوں جن کا سامنا مجھے کرنا ہوگا۔ (ان گناہوں کا جنکا خیال آتا ہے اقرار کرو۔ (خدا کا شکر کرو کہ یسوع میرے تمام گناہوں کے لیئے صلیب پر مصلوب ہوا۔)
بلکہ برائی سے بچا	خداوند، اپنے روح القدس سے اور زور آور فرشتوں کی وجہ سے، مجھے دشمنوں سے محفوظ رکھ۔ شکر ہے کہ ہمارے اندر، تیری روح اس دنیا کی بدکار طاقتوں سے بڑھ کر ہے۔ (جن کے لیئے تمہارے دل میں انکی حفاظت اور نجات کا خیال ہے، انکے لیئے دعا کرو۔)
کیونکہ بادشاہی تیری ہی ہے	اے باپ، میں تیری ستائش کرتا ہوں تاکہ ہماری دنیا میں اور سارے جہان میں تیرا ہی راج ہو۔
قدرت تیری ہی ہے	قادرِ مطلق صرف تو ہی ہے، بادشاہ اور قومیں نہیں۔ سب طاقت تیری ہے۔
جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے	ہمیشہ کے لیئے تیرا نام عظیم الشان ہے۔ تو پاک ہے، رحیم، پیار کرنے والا، وفادار، عزیز آسمانی باپ ہے۔
آمین	آمین۔

کتابوں کی فہرست
(انگریزی میں)

فلم، البورٹ ایل۔ بو انگ دی لو رڈز پریر، نیو یارک، ہیلین ٹائن بکس، ۱۹۸۳۔

ہیری، میتھیو۔ میتھو ہیری ز کومینٹری ان ون ولیوم، گرینڈ ریپ ا ڈز، مشیگن،
زونڈروین کورپوریشن، ۱۹۶۱

دی انٹرلینیر گریک۔ انگلش نیو ٹسٹامینٹ، لنڈن، انگلینڈ، سیموئیل بیگسٹر اینڈ سنز لیمیٹڈ، ۱۹۶۴

کیلر، ڈبلیو، فلپ۔ اے لے مین لکس ایٹ دی لوڈز پریر۔ شکاگو، الی نو ایز،
موڈی پریس، ۱۹۶۷

لائیف اپلیکیشن بائیبل، نیو انٹرنیشنل ورژن، وی ٹن، الی نو ایز، ٹینڈل ہاوس پبلشرز، انک، ۱۹۹۱

دی نیو انٹرنیشنل ورژن سٹڈی بائیبل، گرینڈ ریپ اڈز، مشی گن، زونڈر وین کورپوریشن، ۱۹۸۵

دی نیو انٹرنیشنل ورژن ٹوپیکل سٹڈی بائبل، گرینڈ ریپ اڈ ز مشی گن، زونڈروین بائیبل پبلشرز، ۱۹۸۹

وائین ڈبلیو ای۔ وا ئینزایکس پو ذ ٹری ڈکشنری اوف اولڈ اینڈ نیو ٹیسٹامینٹ ورڈز،
گرینڈ ریپ اڈز، مشگن، بے کر بک ہاوس کمپنی، ۱۹۸۱

ولو ورڈ، جون ایف، اینڈ زک، روے بی۔ دی بائیبل نولج کومنٹری، نیو ٹیسٹامینٹ،
سکرپچر پریس، ۱۹۸۳

وائی کلف بائیبل کومینٹری، شکاگو، الی نو ایز، موڈی پریس، ۱۹۶۲

مصنِّفہ سے تعارُف

مصنِّفہ ___ ڈائی اینا شِنگ ___ کے پاس ب۔اے کی ڈگری تعلیم میں، اور ایم۔اے کی ڈگری دینیات میں ہے۔ انہوں نے ادارہ تخلیقِ زندگانی بین الاقوامی کی بُنیاد ڈالی اور اَب اُسکی صدر ہیں۔ اُنہوں نے بہت لیکچر دیئے ہیں اور ۲۰ کے قریب کتابیں لکھی ہیں تاکہ وُہ لوگ جن کے لیئے آجکل کے دعوئ انجمن ہیں اُن پر کتابِ مقدّس کے اصولوں کا انکشاف کر دیا جائے۔
مصنِّفہ اور اُنکے خاوند کی دو بیٹیاں ہیں۔

اُن کی لکھی ہوئی چیدہ کُتُب کی فہرست (انگریزی زبان میں) ___

* نئے آغاز، پیدائش کی کتاب کا مُطالعہ
* ضروری انتخابات، داؤد کی زندگی کا مُطالعہ
* اثر کرنے والی دانائی، امثال کی کتاب کا مُطالعہ
* جشن منانے کی وجوہات، زبُور کی کتاب کا مُطالعہ
* خدُا کا فضل دریا نوطے، لُوقا کی انجیل کا مُطالعہ
* سَرانجامی کی جستجو، یوُحنّا کی انجیل کا مُطالعہ
* نسوانیت پر اعتراض، (دو حصوں میں)، بائیبل کی مستورات کا مُطالعہ

مُترجم سے تعارف

پرکاش سموئیل لاہور میں ۱۹۲۸ میں پیدا ہوُئے۔ اُنکی تعلیم پنجاب اور سینٹرل مشیگن یونیورسٹیوں میں ہوئی۔ بے ایس سی کی ڈگری فزکس اور علمِ ہیئت میں، ایم ایس سی، فزکس میں اور ایم اے کی ڈگری انتظام اور نگرانی میں حاصل کیں۔ لائبریری آف کانگرس، واشنگٹن ڈی سی، میں ۳۰ برس کام کرنے کے بعد مستعفی ہوُئے۔ انگریزی میں ایک کتاب، " یسوُع کا پسندیدہ گروہ " لکھی جو کہ یسوُع کے شاگردوں کے بارے میں ہے۔ وُہ نیشنل پریسبیٹیرین گرجے کے ۴۸ سال سے ممبر ہیں۔